ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

ترجمہ کنزالایمان: یہ وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو

تفسیر مدارک التنزیل

پارہ 6 سورہ نساء اور مائدہ

مؤلف

الشیخ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی

علیہ الرحمہ

فیضان مدینہ فیصل آباد

معلم: مولانا ساجد المدنی

ناظم جامعہ: مولانا مظہر المدنی

کاتب: راحت علی عطاری

درجہ خامسہ

تفسیر مدارک کے سوالات وجوابات

سوال 1: اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ حقا کے بارے کتنے ترکیبی احتمال بیان کئے گئے ہیں؟

جواب: اس حقا میں دو احتمال ہیں (1) مضمون جملہ کی تاکید کیلئے لائے

(2) کافرین کے مصدر کی صفت بیان کی

سوال 2: الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا(۱۵۲) اس آیت میں کن کا رد ہے؟ بالتفصیل لکھیں؟

جواب: (1) اس آیت میں معتزلہ کے اس باطل عقیدہ کا رد ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ اس آیت مبارکہ میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور ان میں تفریق نہ کرے تو اس کو اس عمل حسن کا اجر ملے گا خواہ وہ مرتکب کبیرہ ہی کیوں نہ ہو تو وہ بھی اس وعدہ کے تحت داخل ہو گا.

(2) اس آیت میں اسی طرح ان لوگوں کی تردید ہے جو اللہ پاک کی فعلی صفات کے قدیم ہونے کے قائل نہیں جیسے رحمت و مغفرت کیونکہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یعنی اللہ پاک غفور و رحیم ہے حالانکہ کہ ان کا قول ہے کہ وہ ازل میں غفور و رحیم نہ تھا

سوال 3: وَّقُلْنَا لهم لا تعدوا في السبت... لا تعدوا کی کتنی قراءت بیان کی گئی ہیں قراءت لکھیں اور کس کی قراءت ہے یہ بھی لکھیں؟

جواب: قاری ورش نے لا تَعَدُّوْ (عین مفتوح دال مشدد) پڑھا ہے جبکہ قاری نافع مدنی نے لا تَعْدُّوْ (عین کو ساکن اور دال کو مشدد کرکے پڑھا) اور ان دونوں نے تعتدوا کی (تاء کو دال میں مدغم) کرکے پڑھا ہے اور یہی (تعتدوا) قراءت حضرت ابی کی ہے مگر انہوں نے ایک روایت کے مطابق تاء کو دال میں مدغم کیا اور عین کو ساکن ہی رکھا اور ایک روایت کے مطابق (تعتدوا) میں تاء کے فتح کو عین کی طرف منتقل کرکے پڑھا ہے.

سوال 4: یہودیوں پر طیبات کو کن وجوہ کی بناء پر حرام قرار دیا گیا تھا؟

جواب: یہودیوں نے عہد کو توڑااور اللہ کی آیات اور موسی علیہ السلام کے معجزات کاانکار کیااور انبیاء کو ناحق قتل کیا اور اس کے علاوہ نافرمانیون کی بناء پر ان پر طیبات کو حرام قرار دیا گیا

سوال 5: غُلْفٌ کی جمع کیا ہے اور اس کا معنی کیا ہے؟

جواب: غُلْفٌ جمع ہے اَغْلُفُ کی جس کا معنی ہے پردہ میں ڈھانپ دینااس طرح کے کوئی وعظ و نصیحت اثر انداز نہ ہو.

سوال 6: حضرت عیسٰی علیہ السلام کو مسیح کیوں کہتے ہیں؟

جواب: حضرت عیسی علیہ السلام کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے برکت کے ساتھ چھوا تھا لہٰذا آپ مسیح بمعنی ممسوح ہوئے یا اس لئے کہ آپ علیہ السلام بیماروں اور مادرزاد نابینوں اور کوڑھ کے مریضوں پر اپنا ہاتھ پھیر کر تندرست کر دیتے تھے تو آپ کا نام مسیح بمعنی ماسح یعنی چھو کر شفاء یاب کرنے والے

سوال 7: حضرت عیسٰی علیہ السلام اور ان کی والدہ کو جب یہودیوں نے قید کیا تو ان کے خلاف آپ نے کون سی دعاء کی اور یہودیوں کو کیا سزا ملی؟

جواب: یہودیوں کے خلاف آپ نے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا "**اللھم انت ربی و بکلمتک خلقتنی، اللھم العن من سبنی وسب والدتی**" یعنی اے میرے اللہ! تو میرا رب ہے اور تو نے مجھے اپنے کلمہ "کُنْ" سے پیدا فرمایا، اے اللہ! جس نے مجھے اور میری والدہ کو قید کیا ان پر لعنت فرما چنانچہ جنھوں نے آپ کو اور آپ کی والدہ کو قید کیا تھا اللہ پاک نے انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا.

سوال 8: یہودیوں پر عیسی علیہ السلام کے قتل اور سولی دیئے جانے والا معاملہ کس طرح مشتبہ ہوا اور کیا عیسی علیہ السلام کو قتل کیا گیا یا سولی دی گئ؟

جواب: حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل کیا گیا نہ ہی سولی دی گئ بلکہ ان کو اللہ پاک نے آسمان کی طرف اٹھالیا اور ان پر معاملہ مشتبہ ہو گیا جیسے کہ قرآن پاک میں بیان فرمایا "**بل رفعه الله علیه**" بلکہ اللہ نے اسے (عیسی علیہ السلام کو) اپنی طرف اٹھالیا اور آگے ارشاد فرمایا "**وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم**" انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے اس کی (عیسی علیہ السلام) شبیہ کا ایک بنا دیا گیا

یہودیوں پر معاملہ کس طرح مشتبہ ہوا؟

جب اللہ پاک نے یہودیوں میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو قید کیا تھا ان کو بندر اور خنزیر کر دیا تو یہودی آپ کو قتل کرنے کیلئے جمع ہوئے اور اللہ نے آپ کو خبر دی اور فرمایا: عنقریب آپ کو آسمان کی طرف اٹھالیا جائے گا اور یہودیوں کی صحبت سے آپ کو پاک کر دیا جائے گا چنانچہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اسے میرے ہم مثل بنا دیا جائے اور اس کو قتل کرکے سولی دی جائے اور وہ جنت میں داخل ہو جائے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں تیار ہوں تو اللہ تعالی نے اس شخص پر ان کی شبیہ ڈال دی اور اسے قتل کرکے سولی دی گئی اور بعض نے کہا کہ ایک شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منافقت رکھتا تھا چنانچہ جب لوگوں نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس شخص نے کہا میں تمہیں بتاتا ہوں پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوا تو اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا اور اس منافق پر شبیہ ڈال دی اور جب یہودی گھر میں داخل ہوئے تو اس منافق شخص کو قتل کر دیا یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں

سوال 9: وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ لَفِیۡ شَكٍّ مِّنۡهُ ؕ.. "اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اختلاف کر رہے ہیں" یہاں کن لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کسی طرح اختلاف کیا؟

جواب: جن لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اختلاف کیا تھا وہ یہودی تھے اور انہوں نے کہا کہ اس مقتول کا چہرہ عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے اور بدن ہمارے صاحب کی طرح ہے یا پھر نصرانیوں نے اختلاف کیا اور انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام الہ ہیں اور آلہ کے بیٹے ہیں اور تین خداؤں میں سے تیسرا الہ و خدا ہیں.

سوال 10: وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ...اس آیت میں "بہ اور موتہ" کی ضمیروں کے احتمالات بیان کریں؟

جواب: ایک احتمال ہے کہ دونوں ضمیروں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں تو معنی ہوگا" کہ اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گیں ان کی وفات سے قبل"

دوسرا احتمال ہے کہ بہ کی ضمیر سے "اللہ پاک یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم "اور موتہ کی ضمیر سے مراد "کتابی" ہیں.

سوال 11: ایمان کی درستگی کیلئے تمام انبیاء کی معرفت آنکھوں سے ہونا ضروری ہے؟

جواب: ایمان کی درستگی کیلئے انبیاء ورسل کی آنکھوں سے معرفت ضروری نہیں بلکہ شرط ہے کہ ان سب انبیاء و رسل پر اجمالا ایمان ہو کیونکہ اگر ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں سے معرفت شرط ہوتی تو اللہ تعالی ہر ایک کا قصہ بیان فرمادیتا

سوال 12: رُسُلًا مُّبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ... رسلا کے منصوب ہونے کی کتنی وجوہ ہیں اور کون کونسی بیان فرمائیں؟

جواب: (1) رسلا " فعل مدح کی بناء پر منصوب ہے اَیۡ اَعۡنِیۡ رُسُلًا

(2) پہلے رسلا سے بدل ہے

(3) یا پھر مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اَیۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا

سوال 13: انزله بعلمه... اللہ پاک نے قرآن کو اپنے علم سے نازل کیا، اس آیت مبارکہ میں معتزلہ کی کیسے تردید ہے؟

جواب: اس آیت میں اللہ پاک نے اپنی ذات کے لیے "صفت علم" کو ثابت کیا تو صفات فعلیہ کے متعلق معتزلہ کے باطل عقیدہ کی تردید ہے.

سوال 14: يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ ..اہل کتاب نے کیا غلو فی الدین کیا؟

جواب: یہود نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے مرتبہ کو کم کرنے میں غلو کیا یہاں تک کہ انہیں زانیہ کا بیٹا کہا (العیاذ باللہ) اور نصاری نے ان کو بڑھانے میں غلو کیا یہاں تک کہ انہوں نے ابن اللہ کہ دیا.

سوال 15: حضرت عیسٰی علیہ السلام کو "کلمة الله" کیوں کہا گیا؟

جواب: ان کو کلمہ اللہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ان سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے جس طرح کلام سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے.

سوال 16: حضرت عیسٰی علیہ السلام کو "روح" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اس لئے آپ کو روح کہتے ہیں کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے تھے، جس طرح قرآن کو اللہ پاک نے اس فرمان "وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا" میں روح فرمایا اس لئے کہ قرآن پاک دلوں کو زندہ کرتا ہے

سوال 17: اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ... "اس کا ایک کلمہ ہے جو کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح" اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے عیسائی نے جو اعتراض کیا وہ اعتراض مع جواب لکھیں؟

جواب: اس آیت کے اس حصہ "روح منه" (یعنی اللہ کی طرف سے روح ہے) پر خلیفہ ہارون الرشید کے عیسائی غلام نے کہا کہ تمھاری کتاب میں موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ پاک کے جزو (بیٹے) ہیں؟

تو اس کا جواب دیتے ہوئے علی بن حسین بن واقد نے ایک آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور وہ یہ ہے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ... "یعنی اور تمہارے لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں اپنے حکم سے" اگر عیسائی کی بات "روح منه" مان لیں اور کہیں کہ اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ابن اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے تو اس طرح تو "جمیعا منه" سے تمام مخلوق ابناء اللہ ہو گی اور یہ تو عیسائی بھی نہیں مانتے (العیاذ باللہ) لہٰذا جس طرح جمیعا منه سے تمام مخلوق ابناء اللہ نہیں ہو سکتی اسی طرح "روح منه" سے عیسیٰ علیہ السلام ابن اللہ نہیں ہو سکتے بلکہ "روح منه" سے مراد اس کی تخلیق و تکوین ہے

سوال 18: فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

اس آیت کا ترجمہ کریں اور اس آیت کا حصہ "له ما فی السموات وما فی الارض" سے اللہ پاک نے اپنا تنزیہ اور اپنی پاکیزگی کیسے بیان کی تفسیر مدارک کی روشنی میں لکھیں؟

جواب: **ترجمہ**: تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خدا ہے پاکی اُسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اسی کا مال ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ کافی کارساز ہے

له ما فی السموات وما فی الارض اس جملہ سے اللہ پاک نے اپنی تنزیہ اور اپنی پاکیزگی بیان فرمائی ان باتوں سے جو اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں یعنی ان دونوں (زمین وآسمان) میں جو کچھ ہے سب اس کی مخلوق و مملوک ہے یعنی اللہ پاک کی ملکیت میں ہے تو اللہ پاک کا بعض مملوک حصہ، کس طرح اس کا جز ہو سکتا ہے کیونکہ بنوت اور مملکت جمع نہیں ہو سکتے، اور اس کے علاوہ جزء اجسام میں ہوتا ہے اور اللہ پاک کی ذات جسم و جسمانیت سے پاک ہے۔

سوال 19: ولا الملائکہ المقربون... سے کون سے فرشتے مراد ہیں؟

جواب: یہاں وہ مقرب فرشتے مراد ہیں جو عرش کے ارد گرد ہوتے ہیں مثلاً حضرت جبرائیل و میکائیل و اسرافیل اور جو انہیں کے طبقوں کے ارد گرد ہوتے ہیں.

سوال 20: لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَلَا الۡمَلٰۤـئِكَةُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ؕ وَمَنۡ يَّسۡتَنۡكِفۡ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا اس آیت کا ترجمہ کریں؟اور اس کا شان نزول بیان کریں؟

جواب: **ترجمہ**: ہر گز مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا۔

شان نزول: جب نجران کا وفد سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہا کہ آپ ہمارے بزرگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر عیب کیوں لگاتے ہیں؟ سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں کیا کہتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں. تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا بندہ ہونا کوئی عار و عیب والی بات نہیں، انہوں نے کہا عیب ہے تو اسوقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی.

سوال 21: لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَلَا الۡمَلٰۤـئِكَةُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ؕ. اس آیت مبارکہ میں کس کا رد ہے؟

جواب: ایک تو عیسائیوں کا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے "عبد اللہ" ہونے کے منکر تھے

اور دوسرا عرب کے ان لوگوں کی تردید ہے جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے.

سوال 22: لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَلَا الۡمَلٰۤـئِكَةُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ؕ. اس آیت مبارکہ سے معتزلہ نے جو اعتراض کیا وہ لکھیں اور اس کا جواب بھی تحریر فرمائے؟

جواب: **معتزلہ کا اعتراض**:

جو لوگ بنی آدم پر فرشتوں کی فضیلت کے قائل ہیں اور معتزلہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ فرشتے افضل ہیں بشر سے اور دلیل پیش کرتے ہیں کہ ترقی ادنی سے اعلی کی طرف ہوتی ہے چنانچہ کہا جائے کہ "فلاں شخص میری خدمت سے عار محسوس نہیں کرتا اور نہ اس کا باپ عار محسوس کرتا" باپ کی جگہ غلام نہیں کہا جا سکتا (بیٹے سے باپ افضل ہوتا ہے غلام افضل نہیں ہوتا) غلام اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ بہتر نہیں کیونکہ ترقی اعلی کی طرف ہو گی ادنی طرف نہیں اسی طرح آیت مبارکہ میں فرمایا "ولا الملائکه المقربون" تو معنی ہو گا کہ جو ان (عیسی علیہ السلام) سے شان میں بڑھ کر ہیں اور فضیلت میں ان سے زیادہ ہیں بارگاہ خدا میں جو مقرب فرشتے ہیں وی بھی اللہ کا بندہ بننے میں عار محسوس نہیں کرتے اور اس پر صفت "مقربین دلالت کرتی ہے؟

معتزلہ اور اسکے علاوہ کو جواب:

ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ ثانی اول سے افضل ہوتا ہے لیکن اس کا اس بحث سے تعلق نہیں جس میں ہمارا اختلاف ہے کیونکہ آیت بتلا رہی ہے کہ تمام ملائکہ مقربین حضرت عیسٰی علیہ السلام سے افضل ہیں اور ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ تمام فرشتے بحیثیت مجموع ایک انسانی رسول سے افضل ہیں اور بعض اہل سنت اسی کے قائل ہیں اور یہ انہیں کی طرف سے جواب ہے اور یہ اس لئے ہے کہ فرشتے انسان کی قدر سے بڑھ کر قدرت فائقہ اور علوم لوحی رکھنے اور توالد و ازدواجیت سے پاک ہونے کے باوجود اللہ کا بندہ ہونے میں عار محسوس نہیں کرتے تو جو دوسرے سے پیدا ہوا وہ کیونکر عار محسوس کرئے گا حالانکہ بشر ان چیزوں پر قدرت نہیں رکھتا جن پر فرشتے قادر ہوتے ہیں اور بشر ان چیزوں کو نہیں جانتا جن کو فرشتے جانتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ پکڑ میں سختی اور علوم میں وسعت اور عجیب و غریب اور نرالی پیدائش احمقوں میں یہ وہم پیدا کر دیتی ہے کہ ان اوصاف کی حامل شخصیت عبودیت و بندگی سے بلند و بالا ہے جیسا کہ عیسائیوں کو یہ وہم ہوا جب انہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور مادرزاد نابینوں اور کوڑھ کے مریضوں کو شفاء یاب کرتے اور مردوں کو زندہ کرتے اور لوگ جو اپنے گھروں میں کھاتے اور جو بچاتے سب کی خبر من و عن دیتے ہیں تو انھوں نے آپ کو عبودیت و بندگی سے منزہ جانا لیکن ان سے کہا گیا کہ یہ اوصاف تو حضرت عیسٰی علیہ السلام سے بڑھ کر فرشتوں میں موجود ہیں اس کے باوجود وہ اللہ کی بندگی سے عار محسوس نہیں کرتے تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کیسے "عبد اللہ" ہونے میں عار محسوس کریں گیں.

سوال 23: بشر افضل ہیں یا ملائکہ ہمارا اس کے متعلق کیا موقف ہے دلیل سے بیان کریں؟

جواب: ہمارا موقف ہے خواص بشر یعنی انبیاء کرام علیہم السلام خواص ملائکہ سے یعنی وہ رسل ملائکہ ہیں، افضل ہیں جیسے جبرائیل ومیکائیل وعزرائیل اوران کی طرح دیگر فرشتے (خواص ملائکہ ہیں انبیاء ان سے افضل ہیں) اور خواص ملائکہ عوام مومنین سے افضل ہیں اور عوام مومنین افضل ہیں عوام ملائکہ سے.

دلیل: بشر کی ملائکہ پر فضیلت میں ہماری یہ ہے کہ انسان اللہ کے لئے اپنی خواہشات کو ترک کرتا باوجود اس کے کہ انسان کی فطرت میں یہ خواہشات ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام ملائکہ سے عصمت میں بڑھ گئے لیکن نفسانی واردات اور جسمانی دواعی کو مغلوب کرنے میں وہ ملائکہ سے افضل ہیں پس ان کارب کی اطاعت کرنا فرشتوں کی نسبت زیادہ گراں قدر اور شاق ہے کیونکہ ان کے اطاعت کرنے میں بہت سے موانع (نفسانی محرکات وخواہشات) موجود ہوتے ہیں جبکہ فرشتوں کی اطاعت اور موانع سے خالی ہوتی ہے کیونکہ ان کی تخلیق ہی اطاعت پر کی گئی ہے لہٰذا حدیث نبوی کے مطابق انبیاء ومومنین کو ثواب زیادہ ہوتا ہے.

سوال 24: فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا آیت کا ترجمہ کریں اور تفصیل مفصل کے مطابق نہیں اس کا جواب دیں؟

جواب: **ترجمہ**: تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کی مزدوری انہیں بھرپور دے کر اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے نفرت اور تکبر کیا تھا انہیں دردناک سزا دے گا اور اللہ کے سوا نہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار.

تفصیل مفصل کے مطابق نہیں؟

تفصیل میں دو فریق کا ذکر ہے اور مفصل (جس کی تفصیل کی گئی) میں ایک فریق کا:

یہ اسی طرح ہے جس طرح کہے "جَمَعَ الْاِمَامُ الْخَوَارِجَ" حاکم نے خوارج (باغیوں) کو جمع کیا تو جن لوگوں نے خروج (بغاوت وسرکشی) نہیں کیا ان کو پوشاک پہنائے گا اور ان کو انعام دے گا اور جن لوگوں نے خروج کیا ان کو سزا دے گا اور یہ طریقہ دو وجہ سے درست ہے

(1) مفصل میں دو فریق میں سے ایک کے ذکر کو اس لئے حذف کر دیا جاتا ہے کہ تفصیل اس پر دلالت کر رہی ہوتی ہے کیونکہ دو چیزوں میں سے کسی ایک کا ذکر دوسری کے ذکر پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ اس آیت کے بعد والی آیت مبارکہ

میں ارشاد ہوا" فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ اعۡتَصَمُوۡا بِہٖ اس آیت میں تفصیل میں دو فریقوں میں سے صرف ایک کا ذکر کیا گیا

(2) دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کے علاوہ (ایمان دار اور فرمانبر دار) پر احسان کرکے ان (نافرمانون) کو غمگین کیا جائے لہٰذا یہ بھی ان کو عذاب دینے میں داخل ہے.

سوال 25: یَسۡتَفۡتُوۡنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفۡتِیۡکُمۡ فِی الۡکَلٰلَۃِ ؕ..اس آیت کا شان نزول بیان کریں نیز کلالہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: **شان نزول**: جب حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بیمار تھے تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے ساتھ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بے ہوش تھے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وضو فرما کر اس کا پانی اُن پر ڈالا توانہیں اِفاقہ ہوا (آنکھ کھول کر دیکھا تو نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما تھے)۔ عرض کیا، یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں؟اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی.

کلالہ کی تعریف: کَلَالَہ اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے، نہ اولاد.

سوال 26: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ۬ؕ.. عقود کے کتنے معنی بیان کئے گئے ہیں؟

جواب: (1) یہاں مراد وہ معاہدے ہیں جو اللہ پاک نے اپنے بندوں سے لئے اور ان کا مکلّف بنا کر ان پر لازم کئے

(2) یا پھر وہ معاہدے جو محمد پر ایمان لانے والوں سے کئے

(3) یا پھر جو آپس میں تم معاہدے کرتے ہو اور ظاہر آیت بتاپے کہ اس سے وہ معاہدے مراد ہیں جو اللہ پاک نے اپنے دین میں حلال و حرام سے متعلق باندھے.

سوال 27: بھیمہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خشکی اور سمندر کے چوپایوں کو بھیمہ کہتے ہیں.

سوال 28: قلائد کسے کہتے ہیں؟ **جواب**: یہ قلادۃ کی جمع ہے اس کا معنی ہے وہ قربانی کا جانور جس کے گلے میں جوتا اور چمڑے کے توشہ دان کی رسی یا درخت کی چھال سے بنا ہوا ہار ڈالا ہوا سے قلائد کہا جاتا ہے

سوال29: بر، تقوی، اثم، عدوان کے معنی تفسیر مدارک کی روشنی میں بیان کریں؟

جواب: **بر:** حکم کی تعمیل کا نام نیکی ہے **تقوی:** ممنوع و حرام کو ترک کرنے کا نام تقوی و پرہیزگاری ہے **اثم:** حکم کی تعمیل نہ کرنے کا نام اثم و گناہ ہے **عدوان:** ممنوع و حرام کو بجالانے کا نام عدوان ہے.

سوال30: منخنقه، موقوذه، متردده اور نطیحه کے معانی بیان کریں؟

جواب: **منخنقه:** وہ جانور ہوتا ہے جسے گلا گھونٹ کر مارا ہو یا پھندا سے گلا گھونٹ کر مارا ہوا

موقوذه: وہ جانور جو لاٹھی پتھر، ڈھیلے، گولی چھرے یعنی بغیر دھار دار چیز سے مارا گیا ہو

متردده: جو گر کر مرا ہو خواہ پہاڑ سے یا کنوئیں وغیرہ میں

نطیحه: وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو اور وہ اس کے صدمے سے مر گیا ہو

سوال31: اہل عرب کس طرح تیروں سے اپنی قسمت معلوم کرتے تھے؟

جواب: اہل عرب کا کوئی شخص سفر، جنگ، تجارت، نکاح وغیرہ کرنے کا ارادہ کرتا تو پہلے ان تیروں کی طرف قصد کر کے جاتا اور یہ تین تیر تھے جن میں سے ایک پر لکھا تھا "**امرنی ربی**" (میرے رب نے مجھے حکم دیا) دوسرے پر "**نهانی ربی**" (میرے رب نے مجھے منع کر دیا) تیسرا تیر خالی ہوتا اور اگر حکم والا اور پہلا تیر نکلتا تو اپنا کام کرنے چلا جاتا اور اگر منع والا اور دوسرا تیر نکلتا تو اپنے کام سے رک جاتا اور اگر خالی تیر نکل آتا تو دوبارہ قرعہ اندازی کرتا.

سوال32: استقسام بالازلام سے کیا مراد ہے؟

جواب: تیروں کے ذریعہ قسمت معلوم کرنے کا معنی ہے کہ تیروں کے ذریعے ان چیزوں سے اپنی قسمت و نصیب کی معرفت حاصل کرنا جو اسکے مقسوم میں نہیں ہے.

سوال33: **اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِیْنِكُمْ**... یہاں "**الیوم**" سے کیا مراد ہے اور کس دن یہ نازل ہوئی؟

جواب: الیوم سے یہاں مراد "الآن" ہے یعنی وقت مراد ہے یہ اس طرح کہ کہ تم کہو "انا الیوم قد کبرت" اس سے مقصد وقت لیا جائے تو کہیں گیں کہ میں اب جوان ہو گیا، یا پھر الیوم سے مراد اس آیت کے نزول کا دن مراد ہے اور یہ جمعہ کے دن نازل حجۃ الوداع میں عصر کے بعد عرفہ کے دن نازل ہوئی.

سوال 34: قُلۡ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ..۔ حلال کردہ کون سی چیزیں ہیں؟

جواب: تم پر وہ چیزیں حلال کر دی گئ جو ان میں سے ناپاک نہیں ہیں یا پھر جن کی حرمت کتاب اللہ میں یا سنت میں موجود یا پھر اجماع یا قیاس کے ذریعے سے حرام ہیں ان کے علاوہ حلال ہیں.

سوال 35: والمحصنت من المؤمنات... محصنٰت سے کیا مراد ہے اور محصنٰت کی قید کون سی ہے؟

جواب: م حصنات سے مراد یہاں آزاد عورتیں ہیں یا پھر پاک دامن عورتیں اور یہ قید صحت نکاح کیلئے استحبابی ہے نہ کہ وجوبی کیونکہ مسلمان باندیوں سے اور غیر عفیفہ سے نکاح حلال ہے اور یہاں تخصیص سے مقصود ہے کہ مسلمان اپنا فراش پاکدامن منتخب کرے.

سوال 36: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَکُمۡ... اذا اردتم القیام الی الصلاۃ.. تفسیر میں مفسِر نے ارادہ قیام کیوں مراد لیا گیا؟

جواب: فعل بول کر ارادہ فعل مراد لیا اس لئے کہ فعل مسبّب بنتا ہے اس فعل کا ارادہ کرنا سبب بنتا ہے ان میں ادنی ملابست پائی جاتی ہے اور اختصار کے پیش نظر اور اسی طرح یہ مثال ہے "کما تدین تدان" اس میں پہلے فعل کو جو کہ جزاء کا سبب ہے لفظ جزاء کے ساتھ تعبیر کیا جو اصل میں مسبّب عنہ ہے

سوال 37: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَکُمۡ... اس کی تقدیری عبارت کیا ہو گی؟

جواب: اس کی ایک تقدیری عبارت ہے "وانتم محدثون" اور یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور دوسری تقدیری عبارت "من النوم" ہے یعنی اول صورت میں ہو گا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوۃِ

وانتم محدثون فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ اور دوسری صورت میں تقدیری عبارت یٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَى الصَّلٰوةِ من النوم فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ ہو گی

سوال 38: وَاَيۡدِيَكُمۡ اِلَى الۡمَرَافِقِ.... الی کس معنی کا فائدہ دے رہا ہے نیز غایہ مغیہ کے تحت داخل ہے یا نہیں امثلہ ذکر کریں؟

جواب: الی مطلقا غایت کا معنی دے رہا ہے تو یہاں غایہ کا مغیہ کے تحت دخول یا خروج کا معاملہ دلیل کا محتاج ہے اور دلیل اس کے بارے میں یہاں موجود نہیں

غایہ مغیہ کے تحت داخل ہے یا نہیں اس کی امثلہ وہ مثال جس میں

خروج کی دلیل موجود ہے (1) "وان كَانَ ذُوۡ عُسۡرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيۡسَرَةٍ" اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک یہاں غایہ مغیہ سے خارج ہے کیونکہ تنگدستی مہلت کی علت ہے (اگر مقروض شخص تنگدست ہو تو اس کو مہلت دو) تو جب آسانی آ گئی تو علت (تنگدستی) زائل ہو گئی تو اب اس مقروض سے مال لیا جائے گا کیونکہ اب وہ خوشحال ہے اور مال دے سکتا ہے تو اب مہلت نہیں دی جائے گی تو اگر یہاں غایہ کا مغیہ میں دخول مانے تو حرج پیچ آتا ہے کہ دونوں حالتوں (تنگدستی اور آسانی) میں مہلت دینا لازم ہو گا حالانکہ کہ مہلت دینے کی علت تنگدستی ہے

(2) دوسری خروج کی دلیل " ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيۡلِ" پھر رات آنے تک روزے پورے کرو یہاں غایہ مغیہ سے خارج ہے یعنی رات شامل نہیں اگر رات کو دن کی طرح روزے کے حکم میں شامل کر لیا جائے تو صوم وصال (یعنی دن رات مسلسل روزہ) واجب ہو گا (لہٰذا رات کے آنے اور دن کے ختم ہو جانے پر روزہ مکمل ہو جاتا ہے

دخول کی دلیل (1) وہ تمہارا ایک قول" **حفظت القرآن من الاوله الی آخره**" میں نے شروع سے لے کر آخر۔ تک قرآن یاد کر لیا کیونکہ یہ کلام مکمل قرآن پاک یاد کر لینے کے لئے بیان کیا گیا ہے اور اسی طرح دوسری دلیل دخول کی

(2) اللہ پاک کا یہ ارشاد " مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَى الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا" یعنی پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصا تک یہاں غایہ مغیہ کے تحت داخل ہے کیونکہ یہ بات یقینی طور پر معلوم ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیت مقدس میں داخل ہوئے بغیر (شب معراج) سیر نہیں کرائی گئی (بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیت المقدس کے اندر داخل ہو کر انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی تھی) البتہ "الی المرافق" میں دونوں امروں میں سے (کہنیاں دھونے میں شامل ہیں یا خارج اس بارے میں) کسی ایک پر دلیل موجود نہیں

سوال 39: وضو میں کہنیاں دھونے میں شامل ہیں یا نہیں اس بارے جمہور کو مذہب بیان کریں؟

جواب: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ "الی المرافق" میں "الی" مطلّقا غایت کے لیے ہے اور غایہ مغیہ کے تحت داخل ہے یا نہیں اس کی کوئی دلیل بھی موجود نہیں تو اسی لئے جمہور علماء نے احتیاط کو اختیار کیا لہٰذا انہوں نے غسل میں شامل مان کر کہنیاں دھونے کا حکم دیا جبکہ امام زفر اور داود نے یقین کے ساتھ کہنیوں کو دھونے کے حکم سے خارج کر لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ اپنی دونوں کہنیوں پر بار بار پانی کو انڈیل کر بہاتے تھے.

سوال 40: وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ... سر کے مسح سے کیا مراد ہے اور مقدار مسح میں ائمہ کا اختلاف بیان کریں؟

جواب: سر کے مسح سے مراد سر کے ساتھ مسح کو ملا دینا (یعنی دونوں ہاتھوں کو ترک کرکے سر پر پھیر لیا جائے)

مقدار مسح کا مسئلہ:

(1) امام مالک نے پورے سر کے مسح کو فرض قرار دیا احتیاط پر عمل کرتے ہوئے

(2) امام شافعی نے اتنے سر کا مسح واجب قرار دیا جس پر مسح کا اطلاق کیا جاسکے (خواہ وہ تین انگلیاں ہوں)

(3) اور ہم نے چوتھائی سر کا مسح فرض قرار دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بیان پر عمل کرتے ہوئے اور وہ یہ ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مروی ہے آپ نے پیشانی کے برابر سر کا مسح کیا اور اس کو سر کے چوتھائی کے برابر قرار دیا گیا

سوال 40: وَاَرۡجُلَكُمۡ اِلَى الۡكَعۡبَيۡنِ.. آیت میں ارجلکم کے اعراب کے کتنے احتمال ہیں؟

جواب: دو احتمال ہیں ارجلکم کو پڑھنے کے (1) قاری ابن عامر شامی، نافع مدنی، علی کسائی اور امام حفص "اَرۡجُلَكُمۡ" کو "وُجُوۡهَكُمۡ" اور "وَاَيۡدِيَكُمۡ" پر عطف کرتے ہوئے منصوب پرھا ہے تو یہاں عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے

(2) دیگر قراء حضرات نے اس کو "بِرُءُوۡسِكُمۡ" پر عطف کرتے ہوئے مجرور پڑھا ہے

سوال 41: دوسری ترکیب کے مطابق تو پاؤں بھی اعضاء مغسولہ سے خارج ہوگا کیونکہ معنی ہوگا "اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے پاوں کا مسح کرو" تو پاؤں پر مسح کرنا چاہیے؟

جواب: جی نہیں یہاں پاؤں بھی اعضاء مغسولہ میں سے ہے اور ممسوح پر عطف پاؤں پر مسح کرنے کیلئے نہیں کیا گیا بلکہ ممسوح پر عطف اس لئے کیا گیا ہے کہ پاؤں پر پانی بہا کر دھونے میں اسراف کا گمان ہوتا ہے جو کہ ممنوع ہے اس لئے یہاں اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ پاؤں پر پانی بھانے میں میانہ روی اختیار کرنا ضروری ہے اور جامع العلوم میں فرمایا کہ یہ صرف قرب وجوار کی وجہ سے مجرور پڑھا گیا ہے

سوال 42: وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔۔ الی الکعبین میں غایت بیان کرکے کس چیز کو باطل قرار دیا گیا ہے؟

جواب: الی الکعبین میں پاؤں پر مسح کرنے کے خیال کو باطل قرار دیا گیا ہے کیونکہ شریعت میں مسح کرنے کیلئے غایت بیان نہیں کی جاتی

سوال 43: پاؤں پر مسح کے باطل ہونے پر دلیل بیان کریں؟

جواب (1) صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک قوم کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو فرمایا "ویل للاعقاب من النار" یعنی پاؤں کے ٹخنوں کے لیے دوزخ کی آگ کا عذاب ہے

(2) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ آپ نے اللہ پاک کی قسم اٹھا کر فرمایا کہ میرے علم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہیں کیا

سوال 44: پاؤں پر پانی بہانے (دھونے) کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب: پاؤں پر پانی بھانے کا حکم اس لئے دیا گیا تاکہ ان کو اس میل کچیل سے پاک وصاف رکھا جائے جو ان پر چڑھ جاتی ہے کیونکہ اکثر یہی اعضاء ظاہر ہوتے ہیں اور جبکہ نماز اللہ پاک کی خدمت و بندگی ہے اور اس کے سامنے میل کچیل سے پاک وصاف ہو کر کھڑا ہونا تعظیم و توقیر کے زیادہ قریب ہے اور خدمت کے اعتبار سے زیادہ کامل ہے

سوال 45: اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ... اس آیت میں امام رازی نے "او جاء" کا کیا معنی کیا ہے؟

جواب: امام رازی علیہ الرحمہ نے او جاء کا معنی "وَجَاءُ" کیا ہے

سوال46: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۔ؕ.. یہاں "**یجرمنکم**" کو علی کے ذریعے متعدی کیوں کیا گیا؟

جواب: یہ ایسے فعل کے معنی کو متضمن ہے جو متعدی ہوتا ہے گویا کہ کہا گیا ہے "**ولا یحملنکم بغض قوم علی ترک العدل فیھم**"

سوال47: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ... اس آیت مبارکہ کا شان نزول بیان کریں؟

جواب: ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بنو قریظہ تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ شیخین اور ختنین علیہم الرضوان بھی ساتھ تھے اور آپ ان سے دو مسلمانوں کے خون بہا کا قرض لینے تشریف لائے تھے جن کو عمرو بن امیہ ضمنی نے مشرک خیال کرتے ہوئے غلطی سے قتل کر دیا تھا اور انہوں نے آپ سے عرض کیا اے ابوالقاسم: آپ ہمارے ہاں تشریف رکھئے تاکہ ہم آپ کی مہمان نوازی کریں اور قرض بھی ادا کریں چنانچہ انہوں نے آپ اور آپ کے ساتھیوں کو ایک چبوترے پر بیٹھایا اور انہوں نے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کیا اور عمرو بن جحاش نے ایک بہت بڑی چکی آپ پر پھینکنے کا ارادہ کیا مگر اللہ پاک نے اپنی قدرت کاملہ سے اس کے ہاتھوں کو روک دیا اور حضرت جبرائیل نے نازل ہو کر آپ کو خبر دی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فوراً وہاں اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

سوال48: وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ... اللہ پاک نے کس طرح سے حضور کے دشمنوں کے ہاتھوں کو روکہ؟

جواب: کہ وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قتل نہیں کر سکتے اس طرح ان کے ہاتھوں کو روکہ ورنہ وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اذیتیں اور تکلیفیں تو دیتے تھے (معاذاللہ)

سوال48: وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۔ؕ.. عشر نقیبا یہاں نقیب سے کیا مراد ہے؟

جواب: نقیب کسی قوم کے سردار اور ضامن کو کہتے ہیں جو اپنی قوم کے حالات وواقعات کی تحقیق و تفتیش کرے اور ان کی نگرانی کرے

سوال50: وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ.. اس عہد کو یہودیوں میں سے کن لوگوں نے پورا کیا؟

جواب: صرف دو افراد ہیں جنہوں نے اس عہد کو پورا کیا وہ کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون ہیں یہ دونوں بنی اسرائیل کے سرداروں میں سے تھے

سوال 51: عَزَّرْتُمُوْهُمْ... عزر کا لغوی معنی کیا ہے اور یہاں کون سا معنی مراد ہے؟

جواب: عزر کا دراصل لغت میں معنی "دور کرنا اور رد کرنا" ہے اور یہاں مراد ہے کہ تم نے ان کی تعظیم و توقیر کی اور ان کی مدد کی وہ اس طرح کہ تم نے ان سے ان کے دشمنوں کو دور کر دیا

سوال 52: فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ... یہاں اسلام لانے کے بعد جس نے کفر کیا اس کے بارے میں فرمایا گیا حالانکہ کہ اسلام نہ لانے والا بھی گمراہ ہے یہاں اسی (بعد اسلام کفر) کو کیوں خاص کیا؟

جواب: جس نے اس سے پہلے کفر اختیار کیا وہ بھی یقینا سیدھی راہ سے بھٹک گیا لیکن اسلام لانے کے بعد بھٹک جانا زیادہ واضح اور بہت بڑی گمراہی ہے اس لئے کو خاص کیا

سوال 53: فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ... ما کون سا ہے وجہ بیان کریں؟

جواب: ما کا لفظ تاکید کیلیئے لائے ہیں اور یہ معاملہ کی عظمت و اہمیت کی بناء پر لائے ہیں

سوال 54: فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ... لعنھم کے تمام معنی بیان کریں؟

جواب (1) ہم نے ان کو دھتکار دیا اور ان کو اپنی رحمت سے نکال دیا

(2) یا پھر مطلب ہے کہ ہم نے ان کو مسخ کر کے بندر و خنزیر کر دیا

(3) یا پھر مطلب ہے کہ ہم نے ان پر جزیہ مسلط کر دیا

سوال 55: وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ...قسیہ کا معنی اور اس کی قراءت بیان کریں؟

جواب: اور ہم نے ان کے دلوں کو سخت کر دیا اور ایسا خشک کر دیا کہ ان میں نہ رحم رہا اور نہ نرمی اور قاری حمزہ اور علی کسائی کی قراءت میں یاء کی تشدید کے ساتھ "**قسيّة**" ہے یعنی ردی اور کھوٹا ہونا جیسا کے عرب کا مقولہ ہے "**درهم قسی**" کھوٹا درھم"

سوال 56: يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ...اس کی مختصر وضاحت کریں تفسیر مدارک کی روشنی میں لکھیں؟

جواب: وہ لوگ اللہ پاک کے کلام کو اس کی اصل جگہ سے بدل دیتے اور نازل کئے گئے مفہوم و معنی کے برخلاف اپنی من مانی تفسیر کرتے اور یہ ان کی سخت دلی کا بیان ہے کیونکہ اللہ پاک پر افتراء باندھنے اور اس کی وحی کو تبدیل کر دینے سے زیادہ قسوت قلبی نہیں ہو سکتی

سوال 57: وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ...اس کی تفسیر میں بھولنے کی جو وجوہات ہیں بیان کریں؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل نے تورات شریف کو ترک کر دیا اور اس سے روگردانی کرکے بہت حصہ سے غافل ہو گئے

(2) یا مطلب ہے ان کے دل سخت ہو گئے اور فاسد و خراب ہو گئے جس کی وجہ سے انہوں نے تورات میں تحریف کر دی اور تورات کی بہت سی چیزیں ان کے حافظہ سے زائل ہو گئ

(3) یا مطلب ہے کہ کہ انہوں نے اپنا وہ حصہ چھوڑ دیا جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کی شان کو بیان کرنا

سوال 58: وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ... اس آیت میں جو خیانت کے معنی بیان کئے گئے ہیں بیان کریں؟

جواب: عَلٰى خَآئِنَةٍ سے مراد دھوکہ دینا ہے یا دھوکہ دہی کا عمل مراد ہے یا دھوکہ دینے والا گروہ مراد ہے یا پھر دھوکہ دینے والے نفوس مراد ہیں

سوال 59: وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ...اس آیت مبارکہ میں جار مجرور کو فعل پر مقدم کیا اور النصاری کیوں نہیں لائے؟

جواب: یہاں من "اخذنا" کے متعلق ہے اور یہاں جار مجرور کو فعل پر مقدم کیا اس لئے کہ فعل اور واؤ کے درمیان جار مجرور کا فاصلہ رکھا گیا ہے اور باقی رہا یہ کہ اللہ تعالی نے "اِنَّا نَصٰرٰى" کی بجائے "من النصاری" کیوں نہیں فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ خود عیسائیوں نے اپنا یہ نام رکھا ہے کیونکہ ان کا دعوی تھا کہ انہوں نے اللہ کے دین کی

مدد کی تھی اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے مدد طلب کرنے پر کہا تھا "**نحن انصار الله**" کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں اس لئے نصری فرمایا

سوال 60: نصاری کے فرقے کون کون سے ہیں؟

جواب: نصارٰی نسطوریہ، یعقوبیہ، ملکانیہ تین فرقوں میں تقسیم ہوئے

سوال 61: **قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ**..اس آیت میں نور سے کیا مراد ہے؟

جواب: نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مراد ہے کیونکہ آپ کے ساتھ بھی ہدایت حاصل کی جاتی ہے اہل حق کے نزدیک یہی تفسیر راجح ہے اور جمہور مفسرین کا اس پر ہی اتفاق ہے

سوال 62: سُبُلَ السَّلٰمِ...اس کے بارے میں تفسیر مدارک کے اقوال لکھیں؟

جواب: اس کا معنی ہے کہ اللہ پاک کے عذاب سے نجات پانے اور سلامتی کے طریقوں کی یا اللہ پاک کی راہوں کی تو سلام "سلامتی" مراد ہے

یا مراد اللہ پاک ہے

سوال 63: **اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ**..یہ کن کا عقیدہ ہے؟

جواب: یہودیوں میں سے ایک جماعت کا یہ عقیدہ تھا یا اس لئے کہ ان کا مذہب اسی طرف جاتا ہے کیونکہ ان کا اعتقاد تھا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پیدا کرتے زندہ کرتے اور مارتے ہیں

سوال 64: **وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا**..کا عطف **الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ**..پر کیوں کیا گیا؟

جواب: یہ عطف اس لئے کیا گیا کہ دونوں حضرات انہی کی جنس سے ہے ان دونوں (مسیح بن مریم اور ان کی والدہ) اور ان میں فرق نہیں ہے

سوال 65: **وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ**..اس آیت کی وضاحت تفسیر مدارک کی روشنی میں کریں؟

جواب: اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے یعنی وہی مرد وعورت سے اولاد پیدا کرتا ہے اور وہی بغیر مرد کے صرف سے عورت سے پیدا کرتا ہے جیسے حضرت عیسٰی علیہ السلام بغیر باپ کے فقط ماں سے پیدا ہوئے وہی بغیر عورت کے صرف مرد سے پیدا کرتا ہے جیسے حضرت حواء رضی اللہ تعالٰی عنہا حضرت آدم سے پیدا ہوئیں اور وہی بغیر مرد وعورت کے پیدا کرتا ہے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

یا پھر یہ مطلب ہے کہ وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے جس طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام کا معجزہ دکھانے کے لیے ان کے ہاتھ پر پرندے پیدا کرتا رہا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

سوال 66: **وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ**.. **نحن ابناء الله** کی مراد واضح کریں اور تمام اقوال لکھیں؟

جواب: (1) یہودیوں اور نصرانیوں نے کہا کہ ہم اللہ پاک کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں یعنی ہم اس کے پیارے ہیں جس طرح بیٹا باپ کو پیارا ہوتا ہے

(2) یا پھر مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ پاک کے دو بیٹوں حضرت عزیر و حضرت عیسٰی علیہما السلام کی جماعت سے ہیں

(3) یا پھر مطلب یہ ہے کہ "**نحن ابناء رسل الله**" یعنی ہم اللہ پاک کے رسولوں کے بیٹے ہیں

سوال 67: **یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ**... **یبین لکم** کی مراد کو وضاحت کریں؟

جواب (1) یہاں "**الشرائع**" محذوف ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمھارے لئے اسلامی احکام و قوانین بیان فرماتے ہیں اور اس کو اس لئے حذف کیا گیا یہ یہ ظاہر ہے

(2) یا پھر "**او ما کنتم تخفون**" محذوف ہے یعنی جن احکام و مسائل کو تم چھپاتے ہو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیان فرماتے ہیں اس کو حذف اسلئے کیا کہ اس سے پہلے اس کا ذکر گزر چکا

(3) یا بیان کی کوئی چیز مقدور و مخفی نہیں اور یہ اس وقت حال بنے گا

سوال 68: حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے درمیان کتنی مدت تھی؟

جواب: حضرت عیسی علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے درمیان پانچ سو سال یا پھر پانچ سو ساٹھ سال کا فاصلہ ہے

سوال69: اِذۡ جَعَلَ فِیۡکُمۡ اَنۡۢبِیَآءَ وَ جَعَلَکُمۡ مُّلُوۡکًا... حضرت موسی علیہ السلام نے انبیاء کرام علیھم السلام کے آنے کا احسان بنی اسرائیل پر کیوں جتلایا اور انہیں کیوں خاص کیا گیا حالانکہ انبیاء تو بنی اسرائیل کے علاوہ میں بھی بھیجے گئے ؟

جواب: بنی اسرائیل کو اس لئے خاص کیا گیا کہ جتنے انبیاء کرام علیھم السلام بنی اسرائیل میں مبعوث کئے گئے اس قدر کسی امت میں مبعوث نہیں کئے گئے

سوال70: وَ جَعَلَکُمۡ مُّلُوۡکًا... سے کیا مراد ہے نیز بادشاہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اور اس نے تمہیں (بنی اسرائیل) بادشاہ بنادیا کیونکہ اللہ پاک نے فرعون کی ہلاکت کے بعد بنی اسرائیل کو اس کے ملک کا مالک بنادیا اور جبابرہ قوم کی ہلاکت کے بعد ان کے ملک کا انہی کو مالک بنادیا اور اس لئے کہ جس طرح بنی اسرائیل میں بہت انبیاء کرام علیھم السلام پیدا ہوئے اسی طرح ان میں بادشاہ بھی بہت پیدا ہوئے

بادشاہ کی تعریف:

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ بادشاہ وہ ہوتا ہے جس کے وسیع و عریض مکان ہوں جن میں نہریں جاری ہوں اور بعض نے کہا کہ بادشاہ وہ ہوتا ہے جس کے پاس مکان ہو اور خدام ہوں

سوال 71: وَّ اٰتٰىکُمۡ مَّا لَمۡ یُؤۡتِ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ... اس سے مراد کونسی نعمتیں ہیں؟

جواب: " تمہیں وہ (نعمتیں) دی جو آج سارے جہان میں کسی کو نہ دی " جیسے دریا کا پھٹ کر رستہ دینا، اور دشمنوں کا ڈوب کر مر جانا، اور من وسلوی کا نازل ہونا، بادل کا سایہ کرنا اسی طرح اور بڑے بڑے انعام جو تمھیں عطاء کئے گئے

سوال72: یٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ... مقدسہ کا معنی بیان کریں نیز "ارض مقدسہ" سے کونسی زمین مراد ہے؟

جواب: مقدسہ سے مراد پاک زمین ہے یا پھر مبارک زمین مراد ہے اور "ارض مقدسہ" سے بیت المقدس یا شام کی زمین مراد ہے

سوال73: یٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِیۡ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمۡ ... کتب اللہ لکم کے تمام معنی بیان کریں؟

جواب: اس کے تین معنی بیان کئے گئے ہیں ایک ہے اللہ پاک نے تمھاری قسمت میں لکھ دیا یا تمھارے لئے مقرر فرمایا یا پھر اللہ پاک نے لوح محفوظ میں لکھ دیا

سوال74: قَالُوۡا یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ فِیۡهَا قَوۡمًا جَبَّارِیۡنَ ... جبارین کی وضاحت کریں؟

جواب: جبارین جمع ہے "جبار" کی اور جبار "**فعال**" کے وزن پر ہے اور "**جبرہ علی الامر**" سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے کسی کو کام پر مجبور کرنا اور یہ وہ سرکش شخص ہوتا ہے جو لوگوں کو مجبور کر کے من مانی کرتا ہے

سوال75: قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیۡنَ یَخَافُوۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمَا ادۡخُلُوۡا عَلَیۡهِمُ الۡبَابَ ۚ.. رجلان سے کون مراد ہے نیز **توکل** کی تعریف کریں؟

جواب: رجلان سے مراد کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون ہیں اور توکل کہتے ہیں کہ تمام اسباب سے تعلق ختم کر لیا جائے اور مخلوقات سے وابستہ امیدیں ترک کر دی جائیں (خالق پر امید کی جائے)

سوال76: قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِكُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَ اَخِیۡ ... واخی کا معطوف علیہ بیان کریں؟

جواب: "اخی "**نفسی**" پر یا "ان" کے اسم پر معطوف ہونے کی بناء پر منصوب ہے

یا یہ "**ان**" اور اس کے اسم پر یا پھر "**لا املک**" میں ضمیر پر معطوف ہونے کی بناء پر مرفوع ہے اور معطوف علیہ اور معطوف کے **درمیان** فصل جائز ہے

یا پھر "**اخی**" مبتداء ہے اور اس کی خبر محذوف ہے یعنی "**اخی کذالک**"

سوال77: کیا وادی تیہ میں حضرت موسی اور ہارون علیہما السلام بھی رہے نیز حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کی وفات کہاں پر ہوئی؟

جواب: بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ دو حضرات ان کے ساتھ موجود نہیں تھے کیونکہ یہ سزا تھی اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ حضرات بھی ساتھ تھے لیکن ان کے لئے یہ راحت وفرحت تھی سزا نہ تھی نیز حصرت ہارون علیہ السلام **مقام تیہ میں** وفات پاگئے تھے اور حضرت موسی علیہ السلام ان کے ایک سال بعد اسی مقام میں فوت ہوئے

سوال78: **مقام تیہ** میں بنی اسرائیل کو کیوں رکھا گیا نیز **تیہ** کا علاقہ کتنا تھا؟

جواب: **مقام تیہ** میں اس لئے رکھا گیا کہ انہوں نے خود اس جگہ ٹھرنے کو اختیار کیا تھا اور **مقام تیہ** کا علاقہ چھ فرسخ کا ہے (18 میل شرعی اور 27 میل انگریزی)

سوال79: وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ... "**بنی آدم**" سے کیا مراد ہے؟

جواب: بنی آدم سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کے صلبی بیٹے ہیں اور وہ ہابیل اور قابیل ہیں

سوال80: سابقہ آیت میں "**بالحق**" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "**حق**" سے مراد ہے کہ یہ واقعہ سچ پر مبنی ہے جو گزشتہ اور پہلی کتابوں میں بیان کئے گئے کے موافق ہے یا پھر معنی ہے کہ اس کا بیان سچ اور صحت پر مبنی ہے یا یہ معنی ہے کہ آپ ان کو یہ واقعہ پڑھ کر سنا دیجئے دراں حالیکہ آپ حق سچ بیان کرنے والے ہیں

سوال81: اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا... قربان کسے کہتے ہیں؟

جواب: قربان اس قربانی یا صدقہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے اللہ پاک کا قرب حاصل کیا جاتا ہے

سوال82: مذکورہ آیت میں "**اذ قربا**" کے وجوہ اعراب بیان کریں؟

جواب:اذ قربا منصوب ہے "نبأ" کی وجہ سے یا پھر "بنأ" سے بدل ہے

سوال 83:حضرت ہابیل کو کہاں قتل کیا گیا اور اس وقت ان کی عمر کتنی تھی؟

جواب: قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو کوہ حراء کے پیچھے یا بصرہ میں قتل کیا اور اس وقت ہابیل کی عمر بیس سال تھی

سوال 84:منقول ہے کہ ہابیل اپنے قاتل قابیل سے قوت و پکڑ میں زیادہ تھے لیکن اس کے باوجود ہابیل نے اپنے بھائی کو قتل کرنے سے پرہیز کیوں کیا؟

جواب 85:اللہ پاک کے خوف سے اس (قابیل) کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا کہیں جوابی کارروائی کی صورت میں اللہ پاک ناراض نہ ہو جائے کیونکہ ان کے زمانے میں اپنا دفاع جائز نہ تھا اور بعض مفسرین نے کہا کہ یہ بات نہیں بلکہ ان کے زمانہ میں بھی اپنا دفاع ضروری و واجب تھا کیونکہ اپنا دفاع نہ کرنا اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور قاتل کے گناہ میں شریک ہونے کے مترادف ہے البتہ اس کا معنی ہے کہ میں تم سے لڑنے میں پہل نہیں کروں گا

سوال 86:سوڈانی کس کی اولاد ہیں نیز کیا حضرت آدم علیہ السلام نے شعر کے ذریعے مرثیہ پڑھا؟

جواب:جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اس کے بعد اس کا رنگ سیاہ ہو گیا پہلے اس کا رنگ سفید تھا اور سوڈانی بھی قابیل کی اولاد میں سے ہیں اور روایت جو ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے ہابیل کے شہید ہونے پر مرثیہ اشعار کہے تھے یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام شعر کہنے سے معصوم ہیں

سوال 87:مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ...اس کی تفسیر میں "وقف" کے متعلق جو اقوال ہیں بیان کریں؟

جواب: بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس کا تعلق پہلی آیت کے ساتھ ہے اور "ذالک" پر وقف ہے اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ ایک الگ اور نیا کلام ہے اور "نادمین" پر وقف ہے اور اس کا تعلق "نادمین" کے ساتھ نہیں بلکہ "کتبنا" کے متعلق ہے

سوال88: كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ... یہاں بنی اسرائیل کو خاص کیوں کیا حالانکہ تمام مخلوق اس حکم میں شریک ہیں؟

جواب: بنی اسرائیل کو اس لئے خاص کیا گیا کہ تورات شریف پہلی کتاب تھی جس میں احکام بیان کئے گئے

سوال89: كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ... فساد سے کیا مراد ہے نیز اس فساد کا حکم بیان کریں؟

جواب: فساد سے مراد شرک ہے یا زنا کرنا مراد ہے یا ہر وہ فساد مراد ہے جو قتل کو واجب کر دے

اس کا حکم ہے "فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا" تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا

سوال90: " فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۔ؕ. ایک جان کو قتل کرنے والا پوری انسانیت کو قتل کرنے والا ہے اس کی وضاحت کریں؟

جواب: اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا یعنی گناہ کے اعتبار سے کیونکہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ بے شک کسی جان کو قتل کرنے والے کی سزا دوزخ ہے یا پھر اللہ پاک کا اس پر غضب و لعنت ہے یا پھر اس کو بہت بڑا عذاب ہو گا لہذا اگر وہ تمام لوگوں کو قتل کر بھی دیتا تو اس سے زیادہ عذاب نہ ہوتا

سوال91: وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۔ؕ. ومن احیاھا اس میں زندہ کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس نے اس کو زندہ رکھا یعنی ہلاکت کے اسباب سے بچا لیا جیسے قتل کرنا، ڈبونا، جلانا، اور دیوار کے نیچے دب کر مر جانے سے اور اس کے علاوہ دیگر اسباب ہلاکت سے بچا لیا

سوال92: افاد الشدید الواحد بعد الواحد اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: آیت مبارکہ میں ہے "اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا" اس کے ساتھ مسئولہ عبارت کا تعلق ہے کہ فعل میں تشدید لانے سے کیا فائدہ حاصل ہوا تو اس کا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ "ان کو چن چن کر قتل کیا جائے گا" (اور کسی کو معاف نہ کیا جائے گا) اور اس کا معنی یہ کہ انہوں نے قتل کیا ہے تو انہیں بھی قتل ہی کیا جائے گا سولی نہ دی جائے گی

سوال 93: وسیلہ کی تعریف تفسیر مدارک کی روشنی میں لکھیں؟

جواب: وسیلہ ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ کسی تک پہنچا جائے یعنی اطاعت وعبادت یا احسان و نیکی یا اس کے علاوہ جس چیز کے ذریعہ قرب حاصل کیا جاتا ہے

سوال 94: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ... اس آیت میں "لیفتدوا بہ" کی ضمیر واحد کو دو چیزوں (ما فی الارض اور مثلہ معہ) کی طرف لوٹایا گیا اس کی وجہ بیان کریں؟

جواب: واحد کی ضمیر لوٹائی گئی حالانکہ کہ مرجع میں دو چیزیں ہیں اس لئے کہ یہاں ضمیر کو اسم اشارہ کے قائم مقام کیا گیا ہے (اور اسم اشارہ کا مرجع تثنیہ بھی ہو سکتا ہے) گویا کہ کہا گیا ہے "لیفتدوا بذلک" تا کہ وہ اس کے ساتھ فدیہ ادا کریں

سوال 95: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا... چور کے کونسے ہاتھ کاٹے جائیں گیں بالدلیل بیان کریں نیز "فَاقْطَعُوْٓا" میں "فاء" کیوں داخل کی؟

جواب: یہاں دائیں ہاتھ مراد ہیں اور اس کی دلیل [1] حضرت عبد اللہ بن مسعود کی قراءت ہے (خبر (فَاقْطَعُوْا) پر فاء اس لئے داخل کیا گیا کہ مبتداء (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ) شرط کے معنی کو متضمن ہے کیونکہ اس کا معنی ہے "جو مرد یا عورت چوری کرے تم ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو اور یہاں اسم موصول ہے جو شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے

سوال 96: چوری میں مرد کو مقدم ذکر کیا اور زنا میں زانیہ کو مقدم ذکر کیا گیا اس کی وجہ بیان کریں؟

---

[1] تفسیر مظہری میں ہے "والمراد بایدیھما إیمانھما اجماعا عملا بقراءة ابن مسعود فاقطعوا إیمانھما و ھی مشھورة" یہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قراءت ہے (التفسیر المظہری ج3ص94)

جواب: چوری میں مرد کو اس لئے مقدم ذکر کیا کہ چوری بڑی جرأت و بہادری سے ہوتی ہے اور مرد میں یہ زیادہ پائی جاتی ہے اور زنا میں زانیہ کو اس لئے مقدم ذکر کیا کہ زنا شہوت سے پیدا ہوتا ہے اور عورت میں شہوت زیادہ ہوتی ہے

سوال 97: چوری سے آلہ چوری (ہاتھ) کاٹا جاتا ہے تو زنا سے آلہ زنا کیوں نہیں کاٹا جاتا وجہ بیان کریں؟

جواب: زنا میں زنا کے آلہ کو نسل کی بقاء کی خاطر نہیں کاٹا جاتا

سوال 98: اللہ پاک نے پہلے "نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ" فرمایا اور پھر بعد والی آیت (فمن تاب الی قولہ ان اللہ غفور رحیم) "اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ" فرمایا تو یہاں عذاب کو مغفرت پر مقدم کیوں کیا گیا؟

جواب: عذاب کو مغفرت سے پہلے اس لئے ذکر کیا کہ توبہ سے پہلے چوری کا ذکر کیا گیا ہے

سوال 99: مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَ مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ... "سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ" کے ترکیبی احتمال بیان کریں؟

جواب: "سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ" یہ مرفوع ہو گا مبتداء محذوف کی خبر ہونے بناء پر یعنی اصل میں ہے "ھم سماعون" اور یہ ضمیر دونوں فریق (منافقین و یہود) کی طرف لوٹے گی یا پھر "سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ" مبتداء ہے اور اس کی خبر " وَ مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛۚ" ہے اور اس صورت میں "قُلُوْبُهُمْ ۛۚ" پر وقف ہو گا جبکہ پہلی صورت میں "هَادُوْا" پر وقف ہو گا

سوال 100: سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ. "اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ" سحت کا معنی بیان کریں؟

جواب: اس آیت مبارکہ کا معنی ہے "وہ بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور" اور سحت کہتے ہیں ہر وہ چیز جس کا کمانا حلال نہ ہو اور یہ "سحتہ" سے مشتق ہے جس کا معنی ہے کسی چیز کو جڑ سمیت اکھیڑ دینا کیونکہ حرام بھی برکت سے خالی ہوتا ہے (گویا برکت کو حرام چیز سے جڑ سمیت اکھیڑ لیا گیا ہے)

سوال 101: کیا سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اہل کتاب کے انصاف کرنے کا اختیار تھا وضاحت کریں؟

جواب: بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اختیار دیا گیا تھا کہ جب اہل کتاب آپ کے پاس کوئی مقدمہ لے کر آئیں آپ چاہیں تو ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں اور چاہیں تو فیصلہ نہ فرمائیں اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ مذکورہ حکم "وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ" سے منسوخ ہو گیا ہے لہذا فرمایا "اور یہ کہ اے مسلمان ان (لوگوں) کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے"

سوال 102: فَلَا تَخۡشَوُا النَّاسَ وَاخۡشَوۡنِ... "فَلَا تَخۡشَوُا النَّاسَ" آیت کے اس حصہ کی وضاحت کریں؟

جواب: اس آیت کا ترجمہ ہے "تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو" اور اس آیت میں حکام کو فیصلے کرنے میں اللہ پاک کو چھوڑ کر لوگوں سے ڈرنے، خوف زدہ ہونے سے منع کیا گیا اور کسی ظالم باشاہ کے خوف سے یا کسی کے اذیت دینے سے ڈر کر عدل وانصاف کے احکام کے بر خلاف مقدمات کے فیصلے جاری کرنے سے منع کیا گیا

سوال 103: وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ... کیا جو منزل من اللہ کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا مطلقا کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: اور جو اللہ کے اتارے پر (خفیف وہلکا جان کر یا انکار کر کے) حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا جو احکام الٰہی کا انکار کر کے ان کے موافق فیصلہ نہیں کرتا وہی کافر ہو گا اور جو شخص انکار تو نہیں کرتا مگر قرآن کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو وہ شخص فاسق وفاجر اور ظالم ہے اور حصرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بیماری یہود وغیرہ میں عام ہے

سوال 104: یہود کا قصاص کے متعلق کیا قانون تھا؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ لوگ (یہود) عورت کے بدلے مرد کو قتل نہیں کرتے تھے جس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی اور اللہ پاک کا یہ ارشاد "اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ" دلیل ہے اس بات کہ ذمی کے بدلے مسلم کو اور عورت کے بدلے مرد کو اور غلام کے بدلے آزاد کو قتل کیا جائے گا

سوال105: وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ. آیت مبارکہ میں "وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ" سے کیا مراد ہے؟

جواب: آیت مبارکہ کے اس حصہ کا معنی ہے کہ "زخموں میں بدلہ ہے "یعنی زخم بھی صاحب قصاص ہیں اور یہاں وہ زخم مراد ہیں جن میں قصاص ممکن ہو ورنہ عادل وانصاف پسند حاکم کا فیصلہ کافی ہے

سوال106: وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ. " وَلْيَحْكُمْ "میں لام کونسا ہے نیز یہ لام ساکن کیوں ہے؟

جواب: "وَلْيَحْكُمْ "میں لام امر ہے جو اصل میں مکسور ہوتا اور اس لام کو ساکن اس لئے کیا گیا کہ فتحہ اور کسرہ اس کے مقابلے میں ثقیل ہوتے ہیں اور قاری حمزہ کی قراءت میں "وَلِيَحْكُمَ "کو لام مکسور اور میم مفتوح کے ساتھ پڑھا گیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک "لام امر "کا نہیں بلکہ "لام کی" ہے

سوال107: فاسق، ظالم، اور کافر کی وضاحت کریں؟

جواب: جو اللہ پاک کے نازل کردہ احکام کے موافق فیصلہ نہیں کرتے تو یہ لوگ نافرمان ہیں یعنی اطاعت و فرمانبرداری سے خارج ہیں اور شیخ ابو منصور ماتریدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جائز ہے ان تینوں آیات (فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ "فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ "فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ) کو انکار پر محمول کیا جائے پس اللہ پاک کے احکام کا انکار کرنے والا کافر و ظالم و فاسق ہوتا ہے کیونکہ مطلق فاسق اور مطلق ظالم ہی کافر ہوتا ہے اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ جو اللہ پاک کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو وہ اللہ پاک کی نعمت کے ساتھ کفر کرتا ہے اور وہ اپنے فیصلے میں ظلم کرتا اور اپنے فعل میں فسق یعنی نافرمانی کرتا ہے

سوال108: اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا... اس کی ترکیب بیان کریں؟

جواب: یہ الگ نیا جملہ ہے اور "**جمیعا**" ضمیر مجرور سے حال ہے اور اس کا عامل مصدر محذوف ہے کیونکہ یہ "الیہ ترجعون" کے معنی میں ہے

سوال109: وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ وَاحۡذَرۡهُمۡ اَنۡ یَّفۡتِنُوۡكَ ...نبی تو معصوم ہوتے ہیں تو کافر کیسے فتنے میں مبتلا کر سکتا ہے؟

جواب: اس آیت کا ترجمہ[2] ہے "ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دے دیں" چونکہ آپ ہر طرح کی برائی اور راہ حق کو ترک کرنے سے مامون و محفوظ اور **معصوم عن الخطأ** رسول ہیں اس لئے آپ کو ان سے ہوشیار رہنے کا حکم صرف اس لئے دیا گیا کہ آپ کو ان کے ایمان لانے کی جو طمع ہے وہ ختم ہو جائے

سوال110: فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ اَنۡ یُّصِیۡبَهُمۡ بِبَعۡضِ ذُنُوۡبِهِمۡ ؕ.. "**ببعض ذنوبھم**" سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس آیت کا ترجمہ[3] ہے "پھر اگر وہ منہ پھیریں تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے "یعنی اللہ پاک کے حکم سے منہ پھیرنے اور اس کے خلاف ارادہ رکھنے کی وجہ سے اللہ پاک انہیں عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے اور "**ببعض ذنوبھم**" اسی مفہوم کو بیان کرنے کے لئے اس کی جگہ استعمال کیا گیا ہے اور اس کو "**بعض**" سے تعبیر کر کے مبہم بیان کرنے میں اس طرف اشارہ ہے حکم الٰہی سے منہ پھیرنا بہت بڑا جرم اور زبردست گناہ ہے پھر جب یہ ایک گناہ ان کی ہلاکت کا باعث بن گیا ہے تو ان کے تمام گناہوں کا کیا حال ہو گا

سوال111: اَفَحُكۡمَ الۡجَاهِلِیَّةِ یَبۡغُوۡنَ ؕ[4]... آیت کا شان نزول بیان کریں نیز "**یبغون**" کی قراءت بیان کریں؟

جواب: اس کے مخاطب قبیلہ بنو نضیر کے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو قبیلہ بنو قریظہ سے افضل و اعلیٰ سمجھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ قتل میں مساوات و برابری واجب ہے پس بنو نضیر کے لوگوں نے کہا ہم اس پر راضی نہیں ہے تو اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی نیز قاری ابن عامر شامی کی قراءت میں تاء کے ساتھ "**تبغون**" پڑھا گیا ہے

سوال112: لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ۠... میں لام کونسا ہے؟

---

[2] اس آیت کا ترجمہ کیا گیا تاکہ سوال کا جواب سمجھنے میں آسانی ہو

[3] ایضا......

[4] مکمل آیت کا ترجمہ: تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لیے

جواب: "لقوم" میں لام بیانیہ ہے جیسے "هیت لک" میں لام بیانیہ ہے

سوال 113 : يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ...یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: "اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ" یعنی ان کو اس طرح دوست نہ بناؤ کہ وہ تمھاری مدد کریں اور تم ان کی مدد کرو اور نہ ان سے برادرانہ تعلقات رکھو، اور نہ ان کے ساتھ ایسا معاملہ کرو جیسے مسلمانوں کے ساتھ۔ معاملہ کرتے ہو

سوال 114 : فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ ... "یسارعون فیهم" ترکیب کلام کیا واقع ہے؟

جواب: یہ جملہ حال ہے یا دوسرا مفعول ہے اس بناء پر کہ "فترى" سے آنکھ سے دیکھنا یا دل سے دیکھنا مراد ہو

سوال 115 :وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ.. "وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا" کی قراءت میں کیا اختلاف ہے؟

جواب: ایک قراءت میں "یقول" کے لام کو مفتوح پڑھا گیا ہے اور اس صورت میں اس کا عطف "ان يأتي" پر کیا گیا ہے اور یہ قاری ابو عمرو بصری کی قراءت ہے

اور قاری ابن عامر، شامی، حجازی کی قراءت میں بغیر واؤ کے "یقول" محض اس بناء پر ہے کہ کسی کہنے والے نے کہا :فماذا يقول المؤمنون حينئذا" تو مسلمان اس وقت کیا کہتے ہیں تو جواب میں کہا گیا "وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا"

سوال 116 : فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ.. آیت کی وضاحت تفسیر مدارک کی روشنی میں کریں؟

جواب: آیت مبارکہ کا ترجمہ: تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا "یعنی اللہ پاک جن کے اعمال کو کرئے گا ان اعمال پر ان کی تعریف کرے گا اور وہ لوگ اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گے اور اللہ پاک کی رضا کو ترجیح دیں گیں

سوال117: اذلہ کس کی جمع ہے؟اور اس کے متعلق اقوال لکھیں؟

جواب: اذلہ ذلیل کی جمع ہے اور ذلول کی جمع نہیں ہے کیونکہ اس کی جمع اذلہ نہیں بلکہ ذلل آتی ہے اور جنہوں نے خیال کیا ذل سے بنا ہے انہوں نے غلط کہا ہے کیونکہ ذلول کی جمع اذلہ نہیں آتی

سوال118: اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ... عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ کی جگہ للمؤمنین کیوں نہیں ذکر کیا گیا؟

جواب: اس لئے کہ ماقبل "اَذِلَّةٍ" نرمی اور مہربانی پر مشتمل ہے گویا کہ عاجزی اور مہربانی کے معنی کی وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ قوم مسلمانوں پر بڑی مہربان ہو گی

سوال119: "عزار" کا معنی بیان کریں نیز قوم اخر (دوسری قوم) ایمان والوں اور کافروں کے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟

جواب: عزار "سخت زمین کو کہتے ہیں تو ان کا برتاؤ مسلمانوں کے ساتھ ایسے ہو گا جیسے فرماں بردار بیٹے کا اپنے باپ کے ساتھ اور غلام کا اپنے آقا کے ساتھ ہوتا ہے اور ان کا رویہ کافروں کے ساتھیوں ایسے ہو گا جیسے شکاری کا اپنے شکار کے ساتھ ہوتا ہے

سوال120: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا... انما کس بات کا فائدہ دے رہا ہے اور "ولی" کو جمع کیوں نہیں ذکر کیا گیا؟

جواب: اس آیت کا معنی ہے "تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے" اور "اِنَّمَا" صرف مذکورہ بالا حضرات کی دوستی کا فائدہ دے رہا ہے نیز "ولی" کی جمع "اولیاء" اس لئے نہیں لائے تاکہ اس بات پر تنبیہ کی

جائے کہ اللہ پاک کی دوستی اصل ہے اور اس کے علاوہ باقیوں کی دوستی اللہ پاک کی دوستی کے تابع ہے اگر جمع ذکر کی جاتی تو اس کلام میں اصل اور تابع کا کوئی محل نہ رہتا

سوال 121 : وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ...اس کی اعرابی صورتیں بیان کریں؟

جواب: یہ جملہ "وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا" سے بدل ہونے کی بناء پر مرفوع ہے یا پھر ضمیر مرفوع مبتداء "هم" کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور اصل میں تھا "هم الذين" یا پھر مدح ہونے کی بناء پر منصوب ہے

سوال 122 : وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ... یہ آیت کن کے بارے میں نازل ہوئی؟

جواب: بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں نازل ہاور اس وقت نماز میں حالت رکوع میں تھے اور ایک سائل نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے حالت نماز میں ہی اپنی انگوٹھی نکال کر اس کی طرف پھینک دی کیونکہ انگوٹھی آپ کی سب سے چھوٹی انگلی میں ڈھیلی پہنی ہوئی تھی جس کے اتارنے میں عمل کثیر نہیں کرنا پڑا جو کہ مفسد نماز ہے

سوال 123 : مذکورہ شان نزول میں مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے عمل سے اور آیت مبارکہ سے کیا بات معلوم ہوئی؟

جواب: اس آیت میں دو باتوں کی دلیل ملتی ہے ایک یہ بات ہے کہ حالت نماز میں صدقہ کرنا جائز ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ عمل قلیل نماز کو فاسد نہیں کرتا

سوال 124 : وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ...اس آیت میں "راکعون" جمع کیوں ذکر کیا گیا حالانکہ اس میں سبب ایک ہے؟

جواب: اگرچہ سبب ایک ہے لیکن اس قسم کے عمل (صدقات وخیرات) کی لوگوں کو ترغیب دینے کیلئے جمع کے الفاظ ذکر کئے گئے کہ تمام لوگ اس قسم کا ثواب کمانے کی کوشش کریں

سوال125 : فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۔۔اس آیت حزب اللہ سے مراد ہے نیز "الحزب" کی اصل کیا ہے؟

جواب: یہاں "حزب الله" سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مسلمان مراد ہیں نیز حزب اصل میں اس قوم کو کہا جاتا ہے جو کسی ایسے امر پر مجتمع ہو جائے جو انہیں تکلیف پہنچائے

سوال126 : یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا...اس آیت کا شان نزول بیان کریں؟

جواب: اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ رفاعہ بن زید اور سُوَید بن حارث نامی دو آدمی اظہارِ اسلام کے بعد منافق ہوگئے۔ بعض مسلمان اُن سے محبت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے

سوال127 :یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۔۔اس آیت میں "وَالْكُفَّارَ" کے بارے قراءت بیان کریں نیز "من" یہاں کونسا ہے؟

جواب: ایک تو یہی قراءت ہے جو عام ہم پڑھتے ہیں اور یہ "الذین" منصوب پر معطوف ہے اور قاری ابو عمرو اور قاری علی کسائی کی قراءت میں "**والکفار**" (راء کے کسرہ کے ساتھ) ہے کیونکہ ان کے نزدیک یہ "**الذین**" مجرور پر معطوف ہے اور "**من الذین**" میں "**من**" **بیانیہ** ہے

سوال128 : وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ...اس آیت کی تفسیر "حقا" کے ساتھ کیوں کی گئی ہے؟

جواب: اس آیت کا ترجمہ ہے "اللہ پاک سے ڈرو اگر تم سچے ایمان دار ہو کیونکہ سچا ایمان دشمنان دین کی دوستی سے روکتا ہے

سوال129 : وَ اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ ...اس آیت میں کس چیز کی دلیل ہے؟

جواب: یہ آیت مبارکہ اس بات کی دلیل ہے کی اذان کا ثبوت قرآنی نص سے بھی ثابت ہے صرف خواب والی حدیث سے نہیں

سوال 130 : وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ... آیت مبارکہ میں واو کے بارے اقوال لکھیں؟

جواب: واؤ عطف کا ہے اور یہ مجرور پر معطوف ہے یا پھر واؤ بمعنی **"مع"** کے ہے

سوال 131 : قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ.ؕ. **مَثُوْبَةً** کا معنی بیان کریں اور یہاں **"مَثُوْبَةً"** کو کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب: مثوبہ **"ثوابا"** کے معنی میں ہے اور یہاں تمیز بناء پر منصوب ہے اور مثوبہ اگرچہ نیکی کے ساتھ مخصوص ہے لیکن یہاں **"عقوبہ"** کی جگہ یعنی سزا کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے جیسے اللہ پاک کا فرماں ہے **"فبشرھم بعذاب الیم"**[5] پس آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو

سوال 132: قردہ اور خنازیر سے کون مراد ہیں؟

جواب: قردہ سے ہفتہ کے دن شکار کرنے والے مراد ہیں جنہیں بندر بنادیا اور خنازیر سے وہ لوگ مراد جنہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے زمانہ کے جو اہل مائدہ تھے جنہیں خنزیر بنادیا گیا یا پھر دونوں طرح مسخ ہونے والے اصحاب سبت ہیں (ہفتہ کے دن شکار کرنے والے)

سوال 133 : وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ.ؕ. وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ کا معنی بیان کریں نیز عطف کی صورتیں لکھیں؟

جواب: بچھڑا مراد ہے یا پھر شیطان کیونکہ انہوں نے بچھڑے کی پوجا شیطان کے ابھارنے پر ہی کی اور یہاں واؤ کا عطف **"مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ"** میں موجود **"مَنْ"** کے صلہ پر ہے گویا کہا گیا ہے **"مَنْ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ"** اوڑ جس نے شیطان کی

[5] ال عمران آیت نمبر 21)

عبادت کی اور قاری حمزہ کی قراءت میں "عبد الطاغوت "(با پر ضمہ اور تاء پر کسر) ہے اور انہوں نے "عبد "کو اسم قرار دیا ہے جو کہ مبالغہ کیلئے وضع کیا گیا ہے

سوال134 : وَاِذَا جَآءُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوۡا بِالۡكُفۡرِ ... آیت مبارکہ کا شان نزول بیان کریں؟

جواب: یہ آیت یہودیوں کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے سرورِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان واخلاص کا اظہار کیا اور کفر و گمراہی کو چھپائے رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُن کے حال کی خبر دی

سوال135 : وَقَدْ دَّخَلُوۡا بِالۡكُفۡرِ وَهُمۡ قَدۡ خَرَجُوۡا بِهٖ ؕ ۔ اس آیت مبارکہ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اس کا معنی یہ کہ "ملتبسین بالکفر " یعنی وہ کفر سے چمٹے ہوئے ہیں، اور اسی طرح داخل ہوتے وقت بھی کافر تھے اور نکلتے وقت بھی کافر تھے

سوال136: اثم اور عدوان کا معنی بیان کریں نیز "مسارعہ "کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اثم سے مراد یہاں " جھوٹ بولنا " ہے اور عدوان کا معنی " ظلم وزیادتی کرنا ہے " یا پھر " اثم " (جھوٹ بولنا) وہ گناہ ہے جو انہیں کے ساتھ مخصوص ہے اور ظلم وہ زیادتی ہے جو ان سے تجاوز ہو کر دوسروں کو بھی پہنچتی ہے نیز مسارعہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام میں جلد از جلد شروع ہو جانا

سوال137: لَوۡلَا يَنۡهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَالۡاَحۡبَارُ عَنۡ قَوۡلِهِمُ الۡاِثۡمَ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ ؕ ... اس آیت مبارکہ میں کن کن کی مذمت بیان کی گئی ہے؟ اور اس کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بیان کریں؟

جواب: یہ آیت مبارکہ یہودیوں کی مذمت بیان کرنے کے لئے نازل کی گئی ہے کیونکہ وہ لوگوں کو برائی سے نہیں روکتے تھے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قرآن پاک کی خوف دلانے والی آیات میں یہ سخت ترین آیت مبارکہ ہے کیونکہ اس میں برائی سے روکنے والوں کو خود برائی کا مرتکب قرار دیا گیا ہے

سوال138: "لَوۡلَا" کس لئے آتا ہے؟

جواب: لولا کا لفظ کسی کام پر ترغیب دینے اور ابھارنے کے لئے بھی آتا ہے

سوال 139: وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ.. اس آیت کا شان نزول بیان کریں؟

جواب: منقول ہے کہ جب یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جھٹلایا تو اللہ پاک نے جو انہیں مالی وسعت دے رکھی تھی سب روک لی اور یہ لوگ سب سے زیادہ مال دار تھے تو اس وقت فنحاص یہودی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہے

سوال 140: ہاتھ کے بندھے ہونے اور کھولا ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہاں ہاتھ کا بند ہو اور کھلا ہونا بخل و سخاوت سے کنایہ ہے

سوال 141: "یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ"میں" ید" مفرد اور " بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ "میں ید کو تثنیہ کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب: یہ اس لئے ہے تاکہ یہود کے قول کی تردید کرنے میں خوب مبالغہ کیا جاسکے اور اللہ پاک کے لئے سخاوت کے ثبوت اور اس سے بخل کی نفی کو بہت زیادہ واضح کیا جاسکے کیونکہ سخی جب سخاوت زیادہ کرتا ہے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے کرتا ہے

سوال 142 : یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ.. میں کس بات کی دلیل ہے؟

جواب: یعنی اللہ جیسے چاہتا ہے خرچ فرماتا ہے اور آیت کا یہ جملہ سخاوت کے وصف کی تاکید کرتا ہے اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ پاک حکمت کے مقتضی کے مطابق خرچ کرتا ہے

سوال 143 : لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ؕ...اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس آیت کا ترجمہ "اور اے محبوب یہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر میں ترقی ہو گی" یعنی نزول قرآن کے وقت حسد کی وجہ سے انکار کرنے کیلئے ان کی سرکشی اور اللہ پاک کی آیات کے ساتھ کفر کرنا اور زیادہ ہو جاتا ہے

سوال 143: وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۔۔ فساد سے کیا مراد ہے؟

جواب: یعنی "اور زمین میں فساد کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں" اور اپنی کتابوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذکر پاک مٹانے اور لوگوں کو دین اسلام سے دور کرنے میں بہت زیادہ کوشاں رہتے ہیں

سوال 144: وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ... تورات اور انجیل کو قائم کرنے کا مطلب ہے؟

جواب: اور اگر قائم رکھتے توریت اور انجیل کو یعنی اگر وہ ان دونوں کتابوں کے احکام و حدود کو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اوصاف جو ان دونوں کتابوں میں مذکور تھے ان کو صحیح و سلامت رکھتے

سوال 145: وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ... اہل کتاب پر تورات وانجیل کے سوا دیگر کتب کیوں نازل کی گئیں؟

جواب: اس لئے کہ یہ لوگ ان تمام کتب پر ایمان لانے کے مکلف تھے اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے قرآن پاک مراد ہے

سوال 146: لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۔۔ یہ آیت مبارکہ کس بات کی دلیل ہے؟

جواب: یہ آیت مبارکہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ پاک کی اطاعت کے مطابق عمل کرنا وسعت رزق کا سبب ہے

سوال 147: اللہ پاک کی اطاعت کے مطابق عمل کرنا وسعت رزق کا سبب ہے اس پر دلائل بیان کریں؟

جواب: (1) وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ[6]

---

[6] الاعراف:7 آیت (96)

ترجمہ: اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے تو ضرور ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے کیے پر گرفتار کیا

(2) وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا[7] وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو

(3) وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا[8]

ترجمہ: اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی کہ اگر وہ راہ پر سیدھے رہتے تو ضرور ہم انھیں وافر پانی دیتے

سوال 148: مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ.. آیت میں "مقتصدہ" کا معنی بیان کریں؟

جواب: ان میں ایک گروہ اعتدال کی راہ والا ہے اور ان کی حالت میں میانہ روی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عداوت میں دوسرے یہود کی طرح راہ اعتدال سے تجاوز نہ کیا اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے مومنوں کا گروہ مراد ہے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے دیگر ساتھی اور نصاریٰ میں سے اڑتالیس افراد

سوال 149: فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ..رسالہ کی دوسری قراءت بیان کریں؟

جواب: قاری نافع مدنی اور قاری ابن عامر شامی اور قاری ابو بکر کی قراءت میں "رسالاتہ" ہے

سوال 150: يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ..اس آیت میں پیغام خداوندی کی تبلیغ کے حکم دینے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: پیغام خداوندی کی تبلیغ کا حکم مستقبل کے لئے ہے یا پھر مطلب یہ ہے کہ اب تک آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو کچھ نازل کیا گیا اس کی تبلیغ کیجئے اور شوکت وغلبہ اور تعداد کی کثرت کا انتظار نہ کیجئے یا پھر مطلب یہ ہے کہ آپ کسی سے خوف زدہ ہوئے بغیر احکامات الٰہی کی تبلیغ جاری رکھیے

---

[7] الطلاق:65 آیت(2،3)
[8] الجن 72، آیت (16)

سوال 151 : وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ النَّاسِ...کا معنی بیان کریں؟

جواب: اور اللہ پاک آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا اور وہ آپ کو قتل کرنے پر قادر نہ ہوں گیں اگر چہ کفار مکہ نے احد کے دن آپ کے چہرہ انور زخمی کیا اور کے سامنے کے مبارک دو دانت شہید کر دیئے لیکن وہ آپ کو شہید نہ کر سکے یا پھر احد کے دن آپ کو جو مصیبت پہنچی تھی وہ اس وعدے سے پہلے پہنچی تھی کیونکہ اس آیت مبارکہ کا نزول اس کے بعد ہوا

سوال 152 : فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ... اس آیت میں سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کافروں پر افسوس کرنے سے کیوں منع کیا گیا؟

جواب: سو آپ کافروں کے کفر سے غمگین نہ ہوں کیونکہ ان کے کفر کا وبال انہیں پر پڑے گا آپ کا کچھ بھی نہ بگڑے گا

سوال 153 : اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى... "اٰمَنُوْا" سے کون مراد ہے؟ اور الصائبون کی اعرابی صورت بیان کریں؟

جواب: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو زبان سے ایمان لانے کے دعویدار ہیں اور در حقیقت وہ منافق ہیں اور امام سیبویہ کہتے ہیں کہ "الصائبون" مرفوع مبتداء ہونے کی وجہ سے ہے اور اس کی خبر محذوف ہے اور مقصد اس سے یہ ہے کہ "ان" اور جو اس سے متعلق اسم و خبر ہے اس سے یہ (الصائبون) موخر ہے گویا عبارت اس طرح ہے "ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصارئ (مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ) والصائبون کذالک" تو مطلب یہ ہوا کہ " مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا... کو مقدم کیا اور الصائبون کی خبر کو حذف کر دیا پس الصائبون اپنی محذوف خبر کے ساتھ جملہ معطوفہ ہے

سوال 154 : الصائبون کو مقدم کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

جواب: اس کو مقدم کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ اس بات پر تنبیہ کی جائے کہ "الصائبون" اس کے باوجود کہ مذکورہ بالا فرقوں سے یہ زیادہ گمراہ فرقہ ہے اور سب سے زیادہ احمق و بے عقل ہے لیکن اگر ان کا ایمان بھی صحیح ہو جائے تو ان کی توبہ بھی قبول کر لی جائے گی تو اس کے علاوہ دوسرے فرقوں کے بارے تمھارا کیا خیال ہے؟

سوال155: مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ... مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ" کی ترکیب بیان کریں؟

جواب:من امن باالله " یہ مبتداء ہونے کی بناء پر محلامرفوع ہے اور اس کی خبر " فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ " ہے

سوال156:فَلَا خوف علیھم " خبر ہے اس پر فاء کیوں داخل کیا گیا؟

جواب:اس لئے کہ مبتداء شرط کے معنی کو متضمن ہے

سوال157: لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ...اس آیت میں "میثاق سے کون ساوعدہ مراد ہے نیز بنی اسرائیل کی طرف رسولوں کو کیوں بھیجا گیا؟

جواب:میثاق سے مراد "توحید الہی کے متعلق پکاوعدہ" ہے اور بنی اسرائیل کی طرف اس لئے بہت سے رسول بھیجے گئے تاکہ یہ رسول ان کو ان کی باتوں سے آگاہ کریں جن کو انہوں نے اپنے دین کے مطابق اداء کرنا ہے اور جن کو ترک کرنا ہے

سوال158: كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ... یہ کون ساجملہ ہے نیز اس کی ترکیب بیان کریں؟

جواب:یہ جملہ شرطیہ ہے "رسلا" کی صفت ہے اور لوٹنے والی ضمیر محذوف ہے اور اصل میں "کلما جاء هم رسول منهم" ہے

سوال159: بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ..تهوى انفسهم" سے کیامراد ہے؟

جواب:اس حصہ کا معنی ہے "جو ان کے نفس کی خواہش نہ تھی" وہ رسول تشریف لاتے ایسے شرعی احکام اور مشقت طلب تعلیمات کے ساتھ جو ان کی خواہشات کے خلاف ہوتے

سوال160: فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ... دونوں فریقا پر نصب کیوں ہے؟ نیز مضارع کا لفظ" يَّقْتُلُوْنَ" کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب: پہلا فریقا، کذبوا کا اور دوسرا فریقا، یقتلون کا مفعول ہے اور اللہ پاک نے قتل سے خوف دلانے کے لئے ماضی کی حالت کو بیان کرتے ہوئے لفظ مضارع ارشاد فرمایا، نیز اللہ پاک نے فعل مضارع "یَقْتُلُوْنَ" اس بات پر تنبیہ کرنے کے لئے ارشاد فرمایا کہ انبیاء کو قتل کرنا انہی کا کام ہے

سوال 161: تکذیب اور قتل کے بارے قول بیان کریں؟

جواب: ایک قول کے مطابق انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانا یہود و نصاریٰ کو مشترکہ عمل تھا اور قتل کرنا یہود کے ساتھ خاص تھا کیونکہ انہوں نے حضرت یحیٰی اور حضرت زکریا علیہما السلام کو قتل کیا تھا

سوال 162: وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ...اس آیت میں "الا تکون" کی اصل کیا ہے نیز فتنہ کا معنی بیان کریں؟

جواب: قاری حمزہ، قاری علی کسائی اور قاری ابو عمرو بصری کی قراءت میں "ان لا تکون" کا "ان"، ثقیلہ سے مخفف ہے اصل میں "انہ لا تکون" ہے "ان" کو شد سے خالی کر کے خفیفہ بنا دیا ہے اور "ہ" ضمیر شان حذف کر دی گئی اسی لئے ان قراء نزدیک "الا تکون" (تکون کے نون پر پیش کے ساتھ) ہے

فتنہ یہاں سزا و عذاب کے معنی میں ہے

سوال 163: حسبوا فعل (جو گمان کیلئے ہوتا ہے) پر حرف "ان" کیوں داخل کیا جو کہ تحقیق کے لیے ہے؟

جواب: بنی اسرائیل کے دلوں میں یہ گمان (کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو قتل کرنے اور رسولوں کو جھٹلانے پر انہیں کوئی عذاب نہ ہوگا) پختہ ہونے کی وجہ سے "ان" کو داخل کیا گیا

سوال 164: حسبوا دو مفعول چاہتا ہے تو اس کے دو مفعول کون سے ہیں؟

جواب: ان" اور اس کا صلہ جو مسند اور مسند الیہ پر مشتمل ہے ان کو "حسبوا" کے دو مفعولوں کے قائم مقام کیا گیا ہے

سوال165: **فَعَمُوۡا وَ صَمُّوۡا ثُمَّ تَابَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ**... اس آیت میں ان کے اندھے اور بہرے ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: وہ اندھے ہوگئے کہ انہوں نے جو کچھ دیکھا اس کے مطابق عمل نہیں کیا اور بہرے ہوگئے کہ انہوں نے جو کچھ سنا اس پر عمل نہ کیا یا وہ رشد و ہدایت سے اندھے ہوگئے اور وعظ و نصیحت سے بہرے ہوگئے

سوال166: **ثُمَّ عَمُوۡا وَ صَمُّوۡا کَثِیۡرٌ مِّنۡہُمۡ**... اس آیت میں "**کثیر منھم**" کے بارے قول بیان کریں؟

جواب: یہ فعل میں ضمیر واو سے بدل ہے یہ کل سے بدل البعض ہے یا یہ مبتداء محذوف کی خبر ہے یعنی "**اولئک کثیر منھم**" ہے

سوال167: **لَقَدۡ کَفَرَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡمَسِیۡحُ ابۡنُ مَرۡیَمَ ؕ وَ قَالَ الۡمَسِیۡحُ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اعۡبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیۡ وَ رَبَّکُمۡ** ؕ.. یہ آیت مبارکہ نصاریٰ کے خلاف کس طرح حجت ہے؟

جواب: مذکورہ آیت کا ترجمہ "بیشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے اور مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب اور تمہارا رب" اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے درمیان اور ان کے درمیان تفریق نہ کی اس طرح کہ آپ نے فرمایا کہ آپ بھی اللہ کے بندے ہیں تاکہ یہ بات نصرانیوں پر حجت ہو جائے

سوال168: **وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ**... اس آیت میں **ظالمین** کا کیا معنی ہے نیز یہ کس کا کلام ہے؟

جواب: **ظلم** یہاں کفر کے معنی میں ہے یعنی کافروں کو کوئی مددگار نہیں اور یہ کلام اللہ پاک کا ہے یا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام ہے

سوال169: **لَقَدۡ کَفَرَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ** ۘ... اس آیت مبارکہ سے ایک اشکال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے اس سے اوپر پہلی آیت میں فرمایا کہ وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی مسیح بن مریم ہے، اور اس دوسری آیت میں فرمایا کہ وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ پاک تین خداؤں میں سے تیسرا ہے؟

جواب:اس سوال کاجواب یہ ہے کہ کچھ نصرانی کہا کرتے تھے کہ خود حضرت عیسٰی علیہ السلام بعینہ اللہ ہیں کیونکہ اللہ پاک بعض اوقات کسی وجود میں تجلی فرماتا ہے، سو اس وقت اللہ پاک حضرت عیسٰی علیہ السلام کے وجود میں تجلی فرماتا ہے اس لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے وہ افعال ظاہر ہوتے تھے جن پر ماسوا اللہ کے ان پر کوئی قادر نہیں ہو سکتا جبکہ بعض نصرانیوں کا یہ مذہب تھا کہ معبود تین ہیں (1) اللہ پاک (2) حضرت مریم (3) حضرت عیسٰی علیہ السلام اور ان کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالٰی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے والد اور حضرت مریم ان کی والدہ ہیں تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا "وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ" اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا

سوال 170 : مَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ... اس آیت میں "من" کونسا ہے نیز آیت کا مطلب بیان کریں؟

جواب: من" استغراق کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ تمام موجودات میں ہرگز کوئی معبود نہیں مگر ایک معبود ہے جو وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور جس کا کوئی ثانی نہیں اور وہ اکیلا اللہ پاک ہے

سوال 171 : وَاِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهُوۡا عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ... **منھم** میں "**من**" کون سا ہے نیز اللہ پاک نے "**لیمسنھم**" کیوں نہیں ارشاد فرمایا؟

جواب:**من**" یہاں بیان کے لیے ہے جیسے اللہ پاک کے اس فرمان" **فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ**" میں "**من**" بیان کے لئے ہے یا پھر **من تبعیضہ** ہے اور **لیمسنھم** اس لئے نہیں ذکر کیا کہ اسم ضمیر کی جگہ اسم ظاہر قائم کرنے سے ان کے کفر پر گواہی کا تکرار ہو جاتا ہے

سوال 172 : مَا الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ... اس آیت مبارکہ میں کس چیز کی نفی کی گئی ہے اور ارسل کس کی صفت ہے؟

جواب:اس میں اس بات کی نفی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نابینوں اور کوڑھ کے مریضوں کو شفاء یاب کرنا اور مردوں کو زندہ کرنا یہ حقیقت میں آپ کی طرف سے نہ تھا بلکہ اللہ تعالی کی طرف حقیقت میں تھا لیکن اللہ پاک آپ کے ہاتھوں سے مریضوں کو شفاء یاب فرمایا اور مردوں کو زندہ فرمایا اور **الرسل** یہ "**رسول**" کی صفت ہے

سوال 173 : وَاُمُّهٗ صِدِّيۡقَةٌ ؕ. یہاں حضرت مریم علیھا السلام پر "**صدیقه**" کے نام کا اطلاق کیوں کیا گیا؟

جواب: وَ صَدَّقَتۡ بِکَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ کُتُبِهٖ" اور اس (حضرت مریم علیھا السلام) نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی "اللہ پاک کے اس ارشاد پیش نظر آپ کو صدیقہ کا لقب عنایت کیا گیا

سوال 174: کَانَا یَاۡکُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ. آیت مبارکہ میں کس بات کی دلیل ہے؟

جواب: یعنی وہ دونوں ماں اور بیٹا کھانا کھاتے تھے اور چونکہ جو شخص کھانا کھانے کے لئے غذا اور دیگر لوازمات مثلا ہضم کرنے، بھوک پیاس لگنے، کا محتاج ہو گا وہ لازما گوشت، ہڈیوں، رگوں اور پٹھوں وغیرہ سے مرکب ہو گا جو دیگر اجسام کی طرح ان کے مخلوق و مصنوع و مرکب ہونے کی دلیل ہے لہذا وہ دونوں خدا نہیں بلکہ عبد خدا ہیں

سوال 175: قُلۡ اَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمۡلِکُ لَکُمۡ ضَرًّا وَّ لَا نَفۡعًا ؕ. آیت مبارکہ کا مطلب بیان کریں نیز رب کی صفت کیا ہے؟

جواب: اس آیت میں فرمایا" تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا" اور وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ہیں یعنی کوئی چیز تمہیں اس طرح نقصان نہیں پہنچا سکتی جس طرح اللہ پاک تمہیں مال و جان میں نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ تمہیں کوئی نفع پہنچا سکتا ہے جس طرح اللہ طرح اللہ پاک تمہیں نفع پہنچا سکتا ہے کیونکہ ہر انسان جو نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے وہ اللہ پاک کے پیدا کرنے سے ہوتا ہے تو گویا انسان ذاتی طور کسی چیز کے قدرت نہیں جبکہ رب عزوجل کی یہ صفت مبارکہ ہے اللہ پاک ہر چیز پر ذاتی طور پر قادر ہے اور کوئی مقدور اس کی قدرت اختیار سے خارج نہیں

سوال 176: وَ اللّٰهُ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ... اس کا تعلق کس کے ساتھ ہے نیز اس آیت کا معنی بیان کریں؟

جواب: یہ **تعبدون** کے متعلق ہے یعنی کیا تم اللہ پاک کے ساتھ شرک کرتے ہو اور اس سے نہیں ڈرتے حالانکہ کہ اللہ پاک تمھاری باتوں کو خوب سن رہا ہے اور تمھارے تمام برے عقائد کو خوب جانتا ہے

سوال 177: وَ لَا تَتَّبِعُوۡۤا اَهۡوَآءَ قَوۡمٍ قَدۡ ضَلُّوۡا مِنۡ قَبۡلُ... آیت کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اس آیت میں فرمایا" اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو جو پہلے گمراہ ہو چکے "یعنی تم اپنے بڑوں اور پیشواؤں کی پیروی نہ کرو جو سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد سے قبل گمراہی پر تھے

سوال 178 : وَ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ... اہل کتاب سیدھے راستے سے گمراہ کیسے ہوئے؟

جواب: اہل کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جھٹلا کر اور آپ سے حسد کر کے اور آپ سے بغاوت و سرکشی کر کے راہ راست سے بھٹک گئے

سوال 179: لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ..الخ آیت مبارکہ کا شان نزول بیان کریں؟

جواب: اس آیت کا ترجمہ ہے "لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داود اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر" بعض کا قول ہے کہ ایلہ کے رہنے والوں نے جب ہفتہ کے دن سرکشی کی اور حد سے تجاوز کیا تو حضرت داوٗد علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی: "اے اللہ ان پر لعنت فرما اور انہیں عبرت کا نشان بنا" چنانچہ ہفتے کے دن شکار کرنے والے سب سرکش بندر بنا دیئے اور جب مائدہ کے نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کفر اختیار کر لیا تو آپ نے کہا: "اے اللہ جنہوں نے دستر خوان سے کھانے کے بعد کفر اختیار کر لیا تو ان کو ایسا عذاب دے جو جہاں میں کسی کو نہ دیا ہو اور تو ان پر لعنت فرما جس طرح ہفتہ کے شکار کرنے والوں پر لعنت فرمائی" چنانچہ وہ سب کے سب لوگ خنزیر بنا دیئے گئے اور وہ لوگ پانچ ہزار تھے

سوال 180 : كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ.. میں **"منکر"** کو **"فعلوہ"** کے ساتھ کیوں موصوف کیا گیا؟

جواب: منکر کو فعلوہ کے ساتھ موصوف کرنے کا معنی یہ ہے کہ فعل کہ بعد نہی نہیں ہوتی

سوال 181 : تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا.. **منهم"** کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: اس آیت میں فرمایا" ان میں تم بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں " اور یہ اہل کتاب میں سے منافقین تھے جو کفار سے دوستی اور میل جول رکھتے تھے

سوال 182: یہود و مشرکین کو کس کے ساتھ موصوف کیا گیا ہے؟

جواب: ان کو مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن قرار دیا گیا ہے

سوال 183: ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنۡهُمۡ قِسِّيۡسِيۡنَ وَرُهۡبَانًا وَّاَنَّهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ...قسیسین اور رھبانا کا معنی بیان کریں اور اس میں کس بات کی علت موجود ہے؟

جواب: قسیسین کہتے ہیں عالم کو اور رھبانا کا معنی ہے عابد اور اس آیت میں عیسائیوں کا مسلمانوں کے قریبی دوست ہونے اور ان کے ساتھ نرم گوشہ رکھنے کی علت بیان کی گئی ایک یہ کہ اے میں بعض عالم اور راہب ہیں، دوسرا اس لئے کہ ان میں تواضع عاجزی وانکساری پائی جاتی ہے جب کے یہود کا معاملہ اس کے برعکس ہے